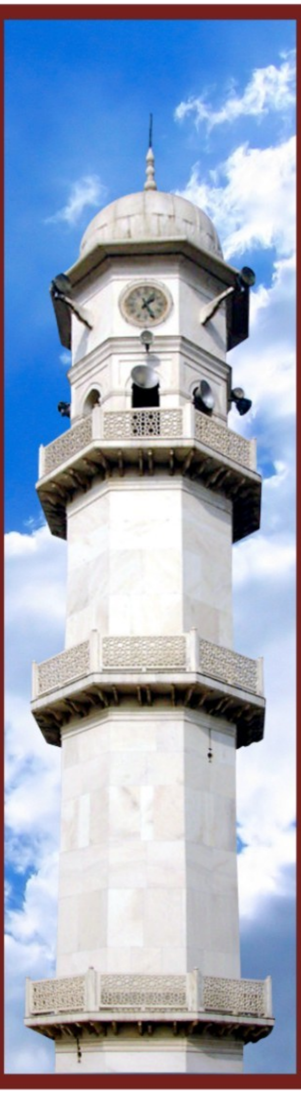

(صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لیے)

ماہنامہ

انصار اللہ

مارچ 2014ء ربیع الثانی/جمادی الاوّل 1435ھ امان 1393ہش

تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا

’’تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی......خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلائے گا......خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے۔عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا‘‘

(ضمیمہ اخبار ریاض ہند امرتسر یکم مارچ 1886ء بحوالہ روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ 648)

اس شمارے میں

- حضرت سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں قصیدہ
- جماعت احمدیہ کیلئے بشارت عظیم
- انسانی زندگی کے حصول کے ذرائع
- رفقاء حضرت بانی سلسلہ کے تعلق باللہ کے واقعات
- ہمارا خون پاکستان کے قیام میں شامل ہے
- دنیا ہماری عزت کیوں نہیں کرتی! ایک فکر انگیز کالم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا آسٹریلیا ریڈیو کو ایک انٹرویو

کلاس داعیان جنوری 2014ء نارتھ کراچی

سالانہ اجتماع 2013ء مجلس محمود آباد کراچی

سالانہ سپورٹس مقابلہ جات 2013ء مجلس فضل عمر فیصل آباد

سالانہ اجتماع 2013ء مجلس فضل عمر فیصل آباد

سالانہ اجتماع 2013ء کریم نگر فیصل آباد

ماہنامہ

انصاراللہ

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

ربیع الثانی 1435ھ۔امان 1393ھش۔مارچ 2014ء،جلد 46،شمارہ 03

ایڈیٹر: احمد طاہر مرزا

فہرست

☐ ایک صد پچیس سال (اداریہ)	4	☐ ذیابیطس علامات اور احتیاطی تدابیر	25
☐ جماعت احمدیہ کیلئے بشارت عظیم (درس القرآن)	6	☐ جلسہ سالانہ قادیان کیلئے انصار لاہور کی خدمات	26
☐ مومن کی عزت وتوقیر (درس الحدیث)	7	☐ انسانی زندگی کے حصول کے ذرائع	27
☐ میں وہی مسئلے لیکر آیا ہوں (امام الکلام)	8	☐ ماہ مارچ کے اہم عالمی دن	31
☐ قصیدہ درمدح سید الرسل ﷺ	9	☐ ایڈیٹر کی ڈاک	32
☐ ہے دیں وہی کہ جس کا خدا آپ ہو عیاں (منظوم)	10	☐ دنیا ہماری عزت کیوں نہیں کرتی (شذرات)	33
☐ قرآن کریم شفاء اور رحمت	11	☐ الوداعی تقریب	36
☐ رفقاء حضرت بانی سلسلہ کے تعلق باللہ کے واقعات	14	☐ فاستبقوا الخیرات	38
☐ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو	20	☐ اخبار مجالس	40
☐ خطبات امام کی اہمیت	24	☐ جنت کے نظارے	42

نائبین: ○ ریاض محمود باجوہ ○ نوید مبشر شاہد

مجلس ادارت: ○ رانا ارسال احمد ○ احمد مستنصر قمر ○ عبدالمالک

فون نمبر 047-6212982۔فیکس 047-6214631 موبائل نمبر مینیجر (0336-7700250)

ویب: www.ansarullahpk.org قائد اشاعت: quaid.ishaat@ansarullahpk.org

ای میل: ansarullahpakistan@gmail.com , magazine@ansarullahpk.org

پبلشر: عبدالمنان کوثر پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ کمپوزنگ وڈیزائننگ: فرحان احمد ذکاء

مقام اشاعت: دفتر انصاراللہ دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ) مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ پاکستان: سالانہ 300 روپے قیمت فی پرچہ: 25 روپے

اداریہ

خدا کے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودے کے 125 سال

آج 23 مارچ 1889ء کو ایک سو پچیس سال ہو گئے فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ یہ وہ مبارک دن ہے جس میں لدھیانہ کے محلّہ جدید میں حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کے مکان پر سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے باذنِ الٰہی بیعت لینے کا آغاز فرمایا اور پہلے دن چالیس احباب نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آج یہ سلسلہ احمدیہ، جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے 1883ء میں الہاماً بتلا دیا تھا کہ ''غرست لک بیدی و قدرتی میں نے رحمت اور قدرت کو اپنے ہاتھ سے لگایا''[1] کروڑوں سعید روحوں کی پناہ گاہ بن چکا ہے اور دنیا کے 204 ممالک میں اس کی شاخیں نکل چکی ہیں۔ گزشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے 5 لاکھ 40 ہزار 782 افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ دنیا جو مرضی کہتی پھرے کہ یہ فلاں کا خود کاشتہ پودا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے الہامات اور اس کی فعلی شہادت اور پھر زمین کے کناروں تک اس الٰہی جماعت کا پھیل جانا اس بات کی شافی دلیل ہے کہ یہ جماعت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جو اب سدا بہار درخت بن چکا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد 27 مئی 1908ء کو خلافت احمدیہ کا ظہور ہوا جسے آج ایک سو سات سال پورے ہونے کو ہیں۔ یہ وہ امن و محبت اور صلح و آشتی کا پیغام ہے جسے ہمارے پیارے امام آج کیپٹل ہل کے ایوانوں، یورپین مشرق بعید اور نیوزی لینڈ پارلیمنٹوں تک پہنچا رہے ہیں۔ کس قدر وجد آفرین وہ نظارے ہوتے ہیں جب خدا کا خلیفہ نہ صرف دنیا کے ان بڑے بڑے ایوانوں کو مخاطب فرماتا ہے بلکہ ان ایوانوں میں باجماعت نمازیں بھی ادا کرتا ہے۔ کیا دین حق کا پیغام پہنچانے کے یہ سلسلے محض اتفاقات ہیں یا خدا کے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودے کی تائیدات الٰہیہ کے نظارے ہیں!

پس کُل عالم کو اس الٰہی سلسلہ کی طرف دھیان دینا ہی ہوگا کیونکہ آج ساری دنیا میں مستقبل کے خطرات سے آگاہ کرنے والی کوئی آواز نہیں، دنیا کو امن و امان اور محبت و الفت کی چادر میں لپیٹنے کیلئے کہیں سے بھی والہانہ انداز میں کوئی علم بلند نہیں کیا جا رہا، اگر کوئی منادی ہے تو صرف خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز ہے۔ اللہ کرے کہ دنیا کے بڑے بڑے ایوان اور لیڈران اس صوت السماء پر کان دھریں اور دنیا کو ہولناک تباہیوں سے بچا کر اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والے بنیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گزشتہ چند سالوں سے عالمی طاقتوں کو مستقلاً توجہ دلا رہے ہیں کہ اگر انصاف کے تقاضے نہ پورے کیے گئے تو پھر لاکھوں انسانوں کی ہلاکت دنیا کا مقدر بن سکتی ہے۔ اسی طرح نومبر 2013ء میں نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ کو مخاطب کرتے ہوئے ایک بار پھر دنیا کو مستقبل کی ہولناک تباہیوں سے متنبہ فرمایا ہے کہ:

''ہمیں علم ہے کہ بڑی طاقتوں کے دو گروہ بن رہے ہیں۔ ایک گروہ شام کی حکومت کی حمایت کر رہا ہے جبکہ دوسرا گروہ باغی

طاقتوں کی حمایت میں ہے۔پس واضح ہے کہ یہ حالات نہ صرف (۔) ملکوں کے لئے سنگین خطرہ ہیں بلکہ دیگر ساری دنیا کے لئے بھی ایک عظیم خطرہ کا باعث ہیں۔ ہمیں گزشتہ صدی میں ہونے والی پہلی دونوں عالمی جنگوں کے تلخ تجربات کو ہرگز نہیں بھولنا چاہئے۔ان جنگوں میں بالخصوص دوسری عالمی جنگ میں ہونے والی تباہی کی مثال نہیں ملتی۔محض رسمی ہتھیاروں کے استعمال سے ہی گنجان آباد اور رونق سے بھرے ہوئے شہر اور قصبے مکمل طور پر تباہ ہو کر ملیا میٹ ہو گئے اور لاکھوں لوگ مارے گئے۔پھر دوسری عالمی جنگ میں دنیا نے ایک اور ہولناک سانحہ دیکھا جب جاپان کے خلاف جوہری بم کا استعمال کیا گیا جس نے اس قدر تباہی مچائی کہ انسان اس کے نتائج کے متعلق سوچ کر کانپ اُٹھتا ہے۔ہیروشیما اور ناگاساکی میں موجود عجائب گھر ہی اس ہونے والی تباہی اور بربادی کی یاد دلانے کے لئے کافی ہیں۔دوسری عالمی جنگ کے دوران سات کروڑ لوگ مارے گئے اور کہا جاتا ہے کہ ان مرنے والوں میں چار کروڑ عام شہری تھے......

آج کے دَور میں بعض چھوٹے ممالک کے پاس بھی جوہری ہتھیار موجود ہیں اور ان ممالک کے لیڈرز ان ہتھیاروں کے استعمال میں انتہائی لاپرواہ معلوم ہوتے ہیں۔گویا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اپنے کاموں کے مہلک نتائج کی ذرا بھی فکر نہیں۔

چنانچہ اگر آج ہم ایک اور ایٹمی جنگ کے متعلق سوچیں تو جو تصویر سامنے آتی ہے وہ انسان کو ہلا کر رکھ دیتی ہے اور بہت زیادہ خوفزدہ کر دیتی ہے۔چھوٹے ممالک کے پاس آج جو ایٹمی بم ہیں وہ دوسری عالمی جنگ میں استعمال ہونے والے بموں سے شاید زیادہ طاقتور ہیں۔پس یہ تصادم کی شکار اور غیر یقینی صورتحال صرف انہی لوگوں کے لئے فکرمندی کا باعث ہے جو دنیا میں امن کا قیام چاہتے ہیں اور امن کے قیام کے لئے کام کر رہے ہیں۔ **آجکل دنیا کی دلسوز حالت یہ ہے کہ ایک طرف تو لوگ قیامِ امن کی بات کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف اپنی اَناؤں میں گھرے ہوئے ہیں اور غرور اور تکبر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔طاقتور حکومتیں اپنی برتری اور طاقت ثابت کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کے لئے تیار نظر آتی ہیں۔**

دوسری جنگِ عظیم کے بعد دنیا میں دیرپا امن کے قیام کے لئے اور مستقبل میں جنگوں سے بچنے کے لئے تمام اقوام نے مل کر ایک تنظیم بنائی جسے وہ 'اقوام متحدہ' کہتے ہیں۔لیکن **لگتا ہے کہ جیسے لیگ آف نیشنز اپنے مقاصد میں بری طرح ناکام ہوئی اسی طرح آج اقوام متحدہ کا مقام اور وقار بھی گرتا چلا جا رہا ہے۔اگر انصاف کے تقاضے پورے نہ ہوں تو پھر بے شک امن کے قیام کیلئے جتنی مرضی تنظیمیں بن جائیں ان کی ساری کوششیں ضائع جائیں گی۔❷"**

❶: براہین احمدیہ ہر چہار حصص، روحانی خزائن جلد اول صفحہ 613-614

❷: 4 نومبر 2013ء کو نیوزی لینڈ پارلیمنٹ سے خطاب از الفضل انٹرنیشنل 17/ 23 جنوری 2014ء صفحہ 10

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"اگر کوئی مر کر واپس آ سکتا تو وہ دو تین صدیوں کے بعد دیکھ لیتا کہ ساری دنیا احمدی قوم سے اس طرح پُر ہے جس طرح سمندر قطرات سے پُر ہوتا ہے" (رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان جنوری 1913ء صفحہ 39)

درس القرآن

جماعتِ احمدیہ کیلئے بشارتِ عظیم

”تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو جو مامور من اللہ ہے“

وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (آل عمران :56)

ترجمہ ”اوران لوگوں کوجنہوں نے تیری پیروی کی ہے ان لوگوں پر جنہوں نے انکار کیا ہے قیامت کے دن تک بالا دست کرنے والا ہوں“

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے: وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔یہ تسلی بخش وعدہ ناصرہ میں پیدا ہونے والے ابنِ مریم سے ہوا تھا،مگر مَیں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ یسوع مسیح کے نام سے آنے والے ابن مریم کو بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں الفاظ میں مخاطب کر کے بشارت دی ہے ۔اب آپ سوچ لیں کہ جو میرے ساتھ تعلق رکھ کر اس وعدۂ عظیم اور بشارتِ عظیم میں شامل ہونا چاہتے ہیں کیا وہ وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو امّارہ کے درجہ میں پڑے ہوئے فسق وفجور کی راہوں پر کاربند ہیں؟ نہیں، ہرگز نہیں ۔جو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کی سچی قدر کرتے ہیں اور میری باتوں کو قصہ کہانی نہیں جانتے تو یاد رکھو اور دل سے سُن لو ۔مَیں ایک بار پھر اُن لوگوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور وہ تعلق کوئی عام تعلق نہیں، بلکہ بہت زبردست تعلق ہے اور ایسا تعلق ہے کہ جس کا اثر (نہ صرف میری ذات تک) بلکہ اس ہستی تک پہنچتا ہے جس نے مجھے بھی اس برگزیدہ انسانِ کامل کی ذات تک پہنچایا ہے جو دنیا میں صداقت اور راستی کی روح لے کر آیا ۔مَیں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر ان باتوں کا اثر میری ہی ذات تک پہنچتا تو مجھے کچھ بھی اندیشہ اور فکر نہ تھا اور نہ ان کی پرواہ تھی، مگر اس پر بس نہیں ہوتی ۔اس کا اثر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خود خدائے تعالیٰ کی برگزیدہ ذات تک پہنچ جاتا ہے ۔پس ایسی صورت اور حالت میں تم خوب دھیان دے کر سن رکھو کہ اگر اس بشارت سے حصہ لینا چاہتے ہو اور اس کے مصداق ہونے کی آرزو رکھتے ہو اور اتنی بڑی کامیابی (کہ قیامت تک مکفّرین پر غالب رہو گے) کی سچی پیاس تمہارے اندر ہے، تو پھر اتنا ہی مَیں کہتا ہوں کہ یہ کامیابی اس وقت تک حاصل نہ ہوگی جب تک لوّامہ کے درجہ سے گزر کر مطمئنہ کے مینار تک نہ پہنچ جاؤ ۔اس سے زیادہ اور مَیں کچھ نہیں کہتا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو جو مامور من اللہ ہے ۔پس اُس کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنو اور اس پر عمل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ ۔تا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اقرار کے بعد انکار کی نجاست میں گر کر ابدی عذاب خرید لیتے ہیں“۔

(ملفوظات جلد اول، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ، صفحہ 64-65)

درس الحدیث

مومن کی عزت وتوقیر

عَنْ أَبِی مَالِکٍ عَنْ أَبِیهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَسَلَّم یَقُولُ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَکَفَرَ بِمَا یُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَی اللّٰهِ ۔ ○

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا لا اله الا اللّٰه، حدیث 139)

حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے کہ جس نے اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور انکار کیا ان کا جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جاتی ہے تو اس کا مال اور اس خون قابل احترام ہو جاتے ہیں اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو جاتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد پیش نظر رہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے تو ایک دوسرے کے خلاف کینے اور بغض اور مار دھاڑ اور قتل و غارت کی بجائے آپس میں پیار و محبت کی فضا جنم لے۔ ایک دوسرے کے خون کی حفاظت اور (۔) ہونے کی نشانی کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے کہ:

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَکَفَرَ بِمَا یُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَی اللّٰهِ۔

فرمایا کہ جس نے اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور انکار کیا ان کا جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جاتی ہے تو اس کے جان اور مال قابل احترام ہو جاتے ہیں۔ وَحِسَابُهُ عَلَی اللّٰهِ کہہ کر فرمایا کہ باقی اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ اس سے کیا سلوک کرنا ہے۔ یہ (دین حق) میں ایک دوسرے کے لئے خون کی حفاظت ہے اور جس نے (کلمہ طیبہ) کہہ دیا چاہے اس نے جان کے خوف سے ہی کہا، اس کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کے بعد تم نے اس کا خون کیا تو تم اس کی جگہ پر ہو گے اور وہ تمہاری جگہ پر ہو گا۔

پس ایک (۔) کے خون کی یہ حفاظت ہے جو آنحضرت ﷺ نے فرمائی اور اگر کلمہ کی اہمیت اور درود شریف کی اہمیت کا تمام (مومنوں) کو احساس ہو جائے تو...... آج کل جو یہ حرکتیں ہوتی ہیں یہ کبھی نہ ہوں۔ لیکن (مومنوں) کی یہ بدقسمتی ہے کہ اس بات کو نہیں سمجھتے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جنوری 2009ء بمقام بیت الفتوح لندن، از خطبات مسرور جلد ہفتم صفحہ 13-14)

امام الکلام

میں دو ہی مسئلے لیکر آیا ہوں

اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر مَیں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے (مومنوں) کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجودِ واحد رکھو؛ ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لیے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دُوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو، اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لیے غائبانہ دُعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ مَیں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔

میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لیے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوتی تھی۔ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ (آل عمران:104) یاد رکھو! تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو! جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اُس کا انجام اچھا نہیں...... یاد رکھو بغض کا جُدا ہونا مہدی کی علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی؟ وہ ضرور ہوگی۔ تم کیوں صبر نہیں کرتے۔ جیسے طبی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جاوے، مرض دفع نہیں ہوتا۔ میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے؟ بخل ہے، رعونت ہے، خود پسندی ہے اور جذبات ہیں۔...... ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں۔ جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ مَیں کسی کے سبب سے اپنے اُوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو، وہ خشک ٹہنی ہے۔ اُس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چُوستی ہے، مگر وہ اُس کو سرسبز نہیں کر سکتا، بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو۔ میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا"

(ملفوظات جلد اول، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ، صفحہ 336)

قصیدہ درمدح سید الرسلؐ

وَلَا شَکَّ اَنَّ مُحَمَّدًا شَمْسُ الْھُدٰی

وَاِنَّ اِمَامِیْ سَیِّدُ الرُّسْلِ اَحْمَدٌ   رَضِیْنَاہُ مَتْبُوْعًا وَّرَبِّیْ یَنْظُرُ
یقیناً میرا پیشوا تو رسولوں کا سردار احمدﷺ ہے۔ہم نے اس کو متبوع کے طور پر پسند کرلیا ہے اور میرا رب دیکھ رہا ہے۔

وَلَا شَکَّ اَنَّ مُحَمَّدًا شَمْسُ الْھُدٰی   اِلَیْہِ رَغِبْنَا مُؤْمِنِیْنَ فَنَشْکُرُ
بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت کے آفتاب ہیں ہم نے اس کی طرف مومن ہوکر رغبت کی پس ہم شکر کرتے ہیں

لَہٗ دَرَجَاتٌ فَوْقَ کُلِّ مَدَارِجٍ   لَہٗ لَمَعَاتٌ لَا یَلِیْھَا تَصَوُّرُ
آپ کے درجات تمام درجات سے بلندتر ہیں۔آپ کی ایسی تجلیات ہیں کہ وہ تصور میں بھی نہیں آسکتیں۔

اَبَعْدَ نَبِیِّ اللّٰہِ شَیْءٌ یُّرُوْقُنِیْ   اَبَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَجْہٌ مُّنَوَّرُ
کیا نبی اللہ کے بعد کوئی چیز مجھے اچھی لگ سکتی ہے کیا رسول کریمﷺ کے بعد کوئی اور منور چہرہ بھی ہے؟

عَلَیْکَ سَلَامُ اللّٰہِ یَا مَرْجِعَ الْوَرٰی   لِکُلِّ ظَلَامٍ نُوْرُ وَجْھِکَ نَیِّرُ
تجھ پر اللہ کا سلام ہے اے مرجع خلائق!ہر تاریکی کے لئے تیرے چہرے کا نور ایک آفتاب ہے۔

وَیَحْمَدُکَ اللّٰہُ الْوَحِیْدُ وَجُنْدُہٗ   وَیُثْنِیْ عَلَیْکَ الصُّبْحُ اِذْ ھُوَ یَجْشُرُ
اور خدائے یکتا تیری تعریف کرتا ہے اور اس کا لشکر بھی۔نیز صبح بھی تیری تعریف کرتی ہے جب وہ طلوع ہوتی ہے۔

مَدَحْتُ اِمَامَ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّہٗ   لَاَرْفَعُ مِنْ مَّدْحِیْ وَاَعْلٰی وَاَکْبَرُ
میں نے انبیاء کے امام کی مدح کی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ وہ میری مدح سے بالا اور اعلیٰ اور اکبر ہے

وَصَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا اَیُّھَا الْوَرٰی   وَذَرُوْا لَہٗ طُرُقَ التَّشَاجُرِ تُوْجَرُوْا
اور اے تمام لوگو!اس پر درود وسلام بھیجو اور اس کی خاطر جھگڑے کی راہیں چھوڑ دو کہ اجر پاؤ

(حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 331-332)

منظوم کلام حضرت اقدسؑ

ہے دیں وہی کہ جس کا خدا آپ ہو عیاں

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے ○ بے اُس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

جو لوگ شک کی سردیوں سے تھرتھراتے ہیں ○ اس آفتاب سے وہ عجب دھوپ پاتے ہیں

دنیا میں جس قدر ہے مذاہب کا شور و شر ○ سب قصہ گو ہیں نور نہیں ایک ذرّہ بھر

پر یہ کلام نورِ خدا کو دکھاتا ہے ○ اس کی طرف نشانوں کے جلوہ سے لاتا ہے

جس دیں کا صرف قصوں پہ سارا مدار ہے ○ وہ دیں نہیں ہے ایک فسانہ گذار ہے

سچ پوچھیئے تو قصوں کا کیا اعتبار ہے ○ قصوں میں جھوٹ اور خطا بے شمار ہے

ہے دیں وہی کہ صرف وہ اک قصہ گو نہیں ○ زندہ نشانوں سے ہے دکھاتا رہِ یقیں

ہے دیں وہی کہ جس کا خدا آپ ہو عیاں ○ خود اپنی قدرتوں سے دکھاوے کہ ہے کہاں

جو معجزات سنتے ہو قصوں کے رنگ میں ○ اُنکو تو پیش کرتے ہیں سب بحث و جنگ میں

جتنے ہیں فرقے سب کا یہی کاروبار ہے ○ قصوں میں معجزوں کا بیاں بار بار ہے

پر اپنے دیں کا کچھ بھی دکھاتے نہیں نشاں ○ گویا وہ ربِّ ارض و سما اب ہے ناتواں

گویا اب اُس میں طاقت و قدرت نہیں رہی ○ وہ سلطنت وہ زور وہ شوکت نہیں رہی

یا یہ کہ اب خدا میں وہ رحمت نہیں رہی ○ نیت بدل گئی ہے وہ شفقت نہیں رہی

ایسا گماں خطا ہے کہ وہ ذات پاک ہے ○ ایسے گماں کی نوبت آخر ہلاک ہے

سچ ہے یہی کہ ایسے مذاہب ہی مرگئے ○ اَب اُن میں کچھ نہیں ہے کہ جاں سے گذر گئے

پابند ایسے دینوں کے دنیا پرست ہیں ○ غافل ہیں ذوقِ یار سے دنیا میں مست ہیں

مقصود اُن کا جینے سے دنیا کمانا ہے ○ مومن نہیں ہیں وہ کہ قدم فاسقانہ ہے

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 13-12)

قرآن کریم شفاء اور رحمت

لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کے اِتباع سے برکاتِ الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں

(از نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ اپنی پیاری کتاب قرآن حکیم میں فرماتا ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ (بنی اسرائیل : 83)

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ''اور ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفا ہے اور مومنوں کے لئے رحمت ہے''

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرقان حمید کے بارہ میں فرمایا:

اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے سنگترہ کی سی ہے جس کی خوشبو بھی طیّب ہے اور ذائقہ بھی طیّب ہے۔

(ترمذی ابواب الامثال باب ماجاء مثل المومن القاری القرآن وغیر قاری)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن صاحبِ قرآن آئے گا، تو قرآن کہے گا اے اللہ! اسے پہنایا جائے۔ اِس پر اُسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا پھر قرآن کہے گا اے میرے رب! اسے مزید عطا کر اِس پر اُسے کرامت کا جُبّہ پہنایا جائے گا پھر قرآن کہے گا اے میرے رب اس سے راضی ہو جا پس وہ (اللہ) اُس سے راضی ہو جائے گا۔

(ترمذی باب فضائل القرآن باب ماجاء فی من قرأ حرفا من القرآن مالہ من الاجر)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''صِدقِ مجسّم قرآن شریف ہے اور پیکرِ صدق آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مبارک ذات ہے اور ایسا ہی اللہ تعالیٰ کے مامور و مُرسَل حق اور صِدق ہوتے ہیں۔ پس جب وہ اُس صدق تک پہنچ جاتا ہے، تب اس کی آنکھ کھلتی ہے اور اسے ایک خاص بصیرت ملتی ہے۔ جس سے مَعارفِ قرآنی اس پر کھلنے لگتے ہیں۔ میں اس بات کے ماننے کے لئے کبھی بھی تیار نہیں ہوں کہ وہ شخص جو صدق سے محبت نہیں رکھتا اور راستبازی کو اپنا شِعار نہیں بناتا وہ قرآن کریم کے معارف کو سمجھ بھی سکے۔ اس لئے کہ اس کے قلب کو اس سے مناسبت ہی نہیں، کیونکہ یہ تو صدق کا چشمہ ہے اور اسے وہی پی سکتا ہے جس کو صدق سے محبت ہو''

(ملفوظات جلد اول ص 243)

فرمایا: ''لاکھوں مُقدّسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کے اِتباع سے برکاتِ الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے خدائے تعالیٰ کے اَنوار اور الہام ان کے دلوں پر اترتے ہیں اور مَعارف اور نِکات ان کے مونہہ سے نکلتے ہیں ایک قوی توکّل ان کو عطا ہوتی ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے اور ایک لذیذ محبتِ الٰہی جو لذّتِ وِصال سے پرورش یاب ہے ان کے دلوں میں رکھی جاتی ہے اگر ان کے وجودوں کو ہاونِ مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو ان کا عرق بجز حُبِّ الٰہی کے اور کچھ نہیں۔ دنیا ان سے ناواقف اور وہ دنیا سے دُورتر و بلندتر ہیں۔ خدا کے

معاملات ان سے خارق عادت ہیں ان پر ثابت ہوا ہے کہ خدا ہے۔ انہیں پر کھلا ہے کہ ایک ہے، جب وہ دعا کرتے ہیں تو وہ اُن کی سُنتا ہے۔ جب وہ پکارتے ہیں تو وہ انہیں جواب دیتا ہے جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ اُن کی طرف دوڑتا ہے۔ وہ باپوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی درودیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے پس وہ اس کی ظاہری و باطنی و روحانی و جسمانی تائیدوں سے شناخت کئے جاتے ہیں اور وہ ہر یک میدان میں ان کی مدد کرتا ہے کیونکہ وہ اُس کے اور وہ اُن کا ہے۔ یہ باتیں بلاثبوت نہیں۔“

(روحانی خزائن جلد2 ص79 حاشیہ)

حضرت اقدس علیہ السلام قرآن مجید کے کامل متبعین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ان کے رَگ و ریشہ میں اس قدر محبّتِ اِلٰہیہ تاثیر کر جاتی ہے کہ اُن کے وجود کی حقیقت بلکہ اُن کی جان کی جان ہو جاتی ہے اور محبوبِ حقیقی سے ایک عجیب طرح کا پیار ان کے دلوں میں جوش مارتا ہے اور ایک خارق عادت اُنس اور شوق ان کے قُلوبِ صافیہ پر مستولی ہو جاتا ہے کہ جو غیر سے بکلّی منقطع اور گسستہ کر دیتا ہے اور آتشِ عشقِ الٰہی ایسی افروختہ ہوتی ہے کہ جو ہم صحبت لوگوں کو اَوقاتِ خاصہ میں بدیہی طور پر مشہود اور محسوس ہوتی ہے۔“

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص، روحانی خزائن جلد اول ص539)

پھر فرماتے ہیں:

”کسی تلوار کی تیز دھار ان میں اور ان کے محبوب میں جدائی نہیں ڈال سکتی اور کوئی بَلیّہ عُظمیٰ ان کو اپنے اس پیارے کی یاد داشت سے روک نہیں سکتے اُسی کو اپنی جان سمجھتے ہیں اور اُسی کی محبت میں لذّات پاتے اور اُسی کی ہستی کو ہستی خیال کرتے ہیں اور اُسی کے ذکر کو اپنی زندگی کا ماحصل قرار دیتے ہیں۔ اگر چاہتے ہیں تو اُسی کو اگر آرام پاتے ہیں تو اُسی سے۔ تمام عالَم میں اُسی کو رکھتے ہیں اور اُسی کے ہو رہتے ہیں۔ اُسی کے لئے جیتے ہیں۔ اُسی کے لئے مرتے ہیں۔“

(روحانی خزائن جلد اول ص539-540)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نوراللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:

”ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ماموراًتے ہیں اور آتے رہیں گے میں نے اپنے زمانہ میں مرزا غلام احمد صاحبؑ کو دیکھا سچا پایا اور بہت ہی راست باز تھا جو بات اس کے دل میں نہیں ہوتی تھی وہ نہیں منواتا تھا اس نے ہی ہم کو بھی حکم دیا کہ قرآن پڑھو اور اس پر عمل کرو۔“

(حقائق الفرقان جلد سوم ص342)

فرمایا: ”میں نے دنیا کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں اور بہت ہی پڑھی ہیں مگر ایسی کتاب دنیا کی دلرُبا، راحت بخش ،لذت دینے والی، جس کا نتیجہ دُکھ نہ ہو نہیں دیکھی۔ جس کو بار بار پڑھتے ہوئے، مطالعہ کرتے ہوئے اور اس پر فکر کرنے سے جی نہ اُکتائے، طبیعت نہ بھر جائے اور یا بدخُو دِل اُکتا جائے اور اسے چھوڑ نہ دینا پڑا ہو۔ میں پھر تم کو یقین دلاتا ہوں کی میری عمر، میری مطالعہ پسند طبیعت ، کتابوں کا شوق اس امر کو ایک بصیرت اور کافی تجربہ کی بناء پر کہنے کے لئے جرأت دلاتے ہیں کہ ہرگز ہرگز کوئی کتاب ایسی موجود نہیں ہے۔ اگر ہے تو وہ ایک ہی کتاب ہے۔ وہ کون سی کتاب؟ ..... میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کے سوا کوئی ایسی کتاب نہیں ہے کہ اس کو جتنی بار پڑھو اور جتنا اس پر غور کرو اُسی قدر لُطف اور راحت بڑھتی جاوے گی طبیعت اُکتانے کے بجائے چاہے گی کہ اور وقت اس پر صَرف کرو۔ عمل کرنے کے لئے کم از کم جوش پیدا ہوتا ہے اور دل میں ایمان، یقین اور عرفان کی لہریں اٹھتی ہیں۔“

(حقائق الفرقان جلد اول ص34)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:

''یہ وہ سمندر ہے جو میں نے دیکھا اور یہ وہ بحرِ زخّار ہے جس کا میں نے مشاہدہ کیا، اس سمندر کا کوئی کنارہ نہیں، اس سمندر کی کوئی انتہا نہیں۔ اس سمندر کی گہرائیوں کا پتہ لگانا کسی انسانی عقل کا کام نہیں اور اس کی وُسعتِ بے پایاں کو کوئی انسانی دماغ نہیں سمجھ سکتا..... جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ تم قرآن کے نئے معانی کیوں کرتے ہو میں ان سے کہتا ہوں کہ اے نالائقو! او را ے احمقو! تم تو خشکی میں تڑپ رہے ہو اور ہم خدا تعالیٰ کے ایک وسیع سمندر میں غوطہ لگا رہے ہیں۔ تم ریت کے تودوں پر کودتے ہو۔ طعنے ان لوگوں کو دے رہے ہو جو سمندر کی تہہ سے موتی نکالنے والے ہیں۔'' (انوارالعلوم جلد 15 ص 346-347)

''وہ حُسن کا مجموعہ ہے، وہ جلوۂ الٰہی کا آئینہ ہے اور اس کے لفظ لفظ سے خدا تعالیٰ کی شان ٹپکتی ہے اور اس کے حرف حرف سے اللہ تعالیٰ کے وِصال کی خوشبو آتی ہے کون سی کتاب ہے جو اس کے مقابل پر ٹھہر سکتی ہے۔''
(انوارالعلوم جلد 15 ص 160-161)

پھر فرمایا:

''پس آپ لوگ قرآن کریم سیکھنے کی بہت جلد کوشش کریں.... اس وقت تمہارا قرآن کریم کو سیکھنا صرف علم حاصل کرنا نہیں بلکہ روح کی لذت اور سُرور کو بھی حاصل کرنا ہے اس لئے تمہارے لئے نہایت ضروری ہے کہ اسے پڑھو اور اس سے آگاہ ہو۔'' (انوارالعلوم جلد 4 ص 131)

ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''پس ایک پہلا دَور تھا جب آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے معبوث فرمایا اور آپؐ نے اس تعلیم کے ذریعہ سے جو آپ پر اتری، دنیا کی انتہائی بگڑی ہوئی حالت میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ وہ لوگ جو جاہل اور ذرا ذرا سی بات پر جانوروں کی طرح ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو جاتے تھے، ان پر خوبصورت آیات تلاوت کیں۔ انہیں اس خوبصورت تعلیم کے ذریعہ سے پاک کیا۔ جاہل اور اُجڈ لوگوں کو پُر معارف اور پُر حکمت تعلیم سے مالا مال کر دیا۔ انہیں اس خوبصورت کتاب سے جو واحد الٰہی صحیفہ ہے جس نے تا قیامت تمام علوم و حکمت کی باتوں کا احاطہ کیا ہوا ہے، اس سے رُوشناس کروایا۔ جس سے جانوروں کی طرح زندگی گزارنے والے انسان بنے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے یہ لوگ انسان بنے اور پھر انسان سے تعلیم یافتہ انسان بنے اور پھر تعلیم یافتہ انسان سے باخدا انسان بنے۔

اِس دَور میں اب پھر ہم پر اللہ تعالیٰ نے یہ احسان فرمایا ہے اور آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کو بھیجا ہے تا کہ آیات پڑھ کر سنائے۔ الٰہی نشانات سے ہماری روحانیت میں اضافہ کرے، ہمارے ایمان اور یقین میں اضافہ کرے، ہماری زندگیوں کو صحیح رہنمائی کرتے ہوئے پاک کرے، ہمیں اس الٰہی کتاب کی حقیقت اور اس کے اَسرار سے آگاہ کرے، ہمیں بتائے کہ شِفَـآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ...... کہ یہ شفاء اور رحمت ہے مومنین کے لئے۔ یہ عظیم کتاب ہمارے لئے شفاء کس طرح ہے؟ اس آخری شریعت کی تعلیم میں جو پُر حکمت موتی پوشیدہ ہیں اُس سے ہمیں آگاہی دے۔ پس یہ احسان ہے جو مومنوں پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جو صرف اور صرف آج اس عظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں اور ان پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننے والے، اُس پر چلنے والے اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں'' (خطبات مسرور جلد 9 ص 142-143)

رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے تعلق باللہ کے واقعات

اصل طاقت خدا تعالیٰ کے فضل اور اُس کی تائیدات و نصرت کی ہوتی ہے، نہ ظاہری شان و شوکت کی

(بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ہمارے پیارے امام ہمام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8فروری 2013ء کے خطبہ جمعہ میں رفقاء کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف خوابیں، رؤیا، قبولیتِ دعا اور تعلق باللہ کے واقعات بیان فرمائے جن میں آج بھی ہمارے لئے نصائح اور سبق ہیں۔ ان میں سے چند واقعات بطور نمونہ پیش خدمت ہیں۔

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خواب کی اصل حالت میں تعبیر

''حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب جن کی 1905ء کی بیعت تھی، فرماتے ہیں کہ ایک دن مَیں فاقہ کی حالت میں دن کے بارہ بجے لیٹا ہوا تھا کہ میری بیوی مجھے دبانے لگ گئی۔ اس حالت میں مجھے نیند آ گئی۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک عورت نیلے کپڑوں والی میرے گھر پر آئی ہے۔ ایک ہاتھ پر دودھ کا کٹورا بھرا ہوا رکھے ہوئے آئی ہے اور آ کر اُس نے مجھے دیا اور کہا کہ میاں جی! مَیں یہ دودھ آپ کے واسطے لائی ہوں، آپ اس کو پی لیں۔ جب اس کو پینے لگا تو عورت نے کہا کہ اس میں شکر ڈالی ہوئی ہے، آپ اس کو ملا لیں۔ جب مَیں دودھ میں شکر ملانے لگا (خواب میں) تو کہتے ہیں میری آنکھ کھل گئی۔ (جاگ آ گئی)۔ میری بیوی جو میرے جسم کو دبا رہی تھی، کہنے لگی، کیا آپ ڈر گئے ہیں؟ مَیں نے کہا۔ ڈرا نہیں، ایک خواب دیکھا ہے اور وہ خواب مَیں نے اپنی بیوی کو سنا دیا۔ اور مَیں پھر بھول گیا۔ (ابھی تھوڑی دیر گزری تھی) پانچ منٹ گزرے تھے کہ اسی طرح نیلے کپڑے پہنے ہوئے ہاتھ پر دودھ کا کٹورا رکھے ہوئے ایک عورت میرے گھر پر آئی۔ وہ عورت میرے ایک شاگرد کی ماں تھی۔ آ کر اُس نے مجھے دودھ کا کٹورا دیا اور کہا کہ آپ اس کو پی لیں۔ جب مَیں پینے لگا تو اُس نے کہا کہ اس میں شکر ڈالی ہوئی ہے، آپ اس کو ملا لیں۔ میری بیوی اس واقعہ

کو بغور دیکھ رہی تھی۔ مسکرا کر کہنے لگی، یہ تو آپ کا خواب ہے جو مجھے آپ پہلے سنا چکے ہیں، لفظ بلفظ پورا ہو رہا ہے۔

(رجسٹر روایاتِ غیر مطبوعہ جلد 11 صفحہ 363-362 روایات حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب ڈولی)

تو بعض دفعہ اللہ تعالیٰ اس طرح بھی خوابوں کی اصل حالت میں تعبیر فرما دیتا ہے۔ ایک نیک شخص کے فاقہ کی حالت کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فوری انتظام فرمایا۔ خدا کو نہ ماننے والے بیشک یہ کہتے رہیں کہ اُس کو قدرتی خیال آ گیا اور وہ دودھ لے کے آ گئی، یہ اتفاقی حادثہ تھا۔ دونوں طرف جو اطلاع اللہ تعالیٰ پہلے خواب میں دے رہا ہے، یہ اتفاقی حادثہ نہیں ہو سکتا۔ یہی جو قدرت ہے، یہی تو خدا تعالیٰ ہے جس نے ایک عورت کے دل میں ایک نیک آدمی کی بھوک مٹانے کا خیال ڈالا اور فوری طور پر پھر اُس نے اُس کو پورا بھی کر دیا۔

"No tournaments, No games"

حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر جن کا بیعت کا سن 1901ء ہے، بیان فرماتے ہیں کہ مَیں جبکہ ہائی سکول میں مدرس تھا تو ایک دن حضرت مولوی شیر علی صاحب سے جو اُس وقت ہیڈ ماسٹر تھے، کھیلوں کے معاملے میں جن کا مَیں انچارج تھا، کچھ اختلاف ہو گیا۔ اُسی رات مَیں نے تہجد میں دعا کی، اختلاف کی وجہ سے کہتے ہیں بڑا پریشان تھا۔ تو مجھے حریر پر لکھا ہوا دکھلایا گیا، ایک باریک کاغذ پر لکھا ہوا دکھلایا گیا کہ "No tournaments, No games"۔ اس کے بعد کہتے ہیں مَیں بیمار ہو کر ٹورنامنٹ میں شامل نہیں ہو سکا۔ نیز جو ٹورنامنٹ کے دن تھے ان میں متواتر شدید بارش ہو جانے کی وجہ سے گورداسپور ٹورنامنٹ کمیٹی نے ٹورنامنٹ بالکل بند کر دیا۔ ہمارے طلباء کو بہت خوشی ہوئی کہ ایک الہام پورا ہو گیا۔ کیونکہ انہوں نے، جو پلیئر تھے، کھلاڑی تھے اُن کو بھی بتا دیا تھا تو اُن کو یہ خوشی تھی کہ ہمارے ٹیچر کا الہام پورا ہو گیا۔ وہ اللہ اکبر کے نعرے مارتے ہوئے جب قادیان آئے تو اس الہام کی تمام تفصیل حضرت اقدس کے حضور پہنچی۔ اور مَیں نے لکھ کر مفصل عرض کیا۔ اس پر حضور نے مجھے لکھا۔ ''آپ کا الہام بڑی صفائی سے پورا ہوا۔ یہ آپ کی صفائی قلب کی علامت ہے۔'' اس طرح حضور خدام کے کشوف اور رؤیا پر اظہارِ خوشنودی فرماتے تھے۔

(رجسٹر روایاتِ غیر مطبوعہ جلد 11 صفحہ 313-312)

حضرت شیخ عطا محمد صاحب سابق پٹواری ونجواں بیان فرماتے ہیں کہ جب دیوار کا مقدمہ تھا تو حضرت اقدس بٹالہ تاریخ پر تشریف لے گئے ہوئے تھے (یعنی قادیان میں ان کے چچا زاد بھائیوں کے ساتھ جو دیوار کا مقدمہ تھا) حضور نے فرمایا کہ جس کسی کو خواب آوے وہ مجھے بتلاوے اور کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ''تُو یوسف ثانی ہے۔'' یوسف کو بھی بھائیوں کی وجہ سے تکلیف پہنچی تھی۔ فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''تو یوسفِ ثانی ہے''۔ کہتے ہیں مَیں نے بھی ایک خواب حضور کو سنائی کہ مَیں ایک میٹھا خربوزہ کھا رہا ہوں۔ جب مَیں نے اُس کی ایک کاش اپنے لڑکے عبداللہ کو دی تو وہ خشک ہو گئی۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ تمہارے گھر میں اسی بیوی سے ایک اور لڑکا پیدا ہو گا مگر وہ زندہ نہیں رہے گا۔ چنانچہ ایک لڑکا میرے ہاں پیدا ہوا اور گیارہ ماہ کا ہو کر فوت ہو گیا۔ اس کے بعد اس بیوی سے کوئی بچہ نہیں ہوا۔ (گو اس خواب کا مقدمہ سے تعلق تو نہیں تھا، لیکن بہر حال انہوں نے اس وقت یہ خواب دیکھی تو یہ بتائی۔)

(رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 10 صفحہ 355)

حضرت امیر محمد خان صاحب جنہوں نے 1903ء میں بیعت کی، فرماتے ہیں کہ جنوری 1917ء بروز جمعرات مَیں نے خواب میں ایک شخص کو سرپٹ گھوڑا دوڑاتے چلے آتے دیکھا اور مَیں ایک کنوئیں کے پاس میدان میں کھڑا تھا۔ اُس شخص نے گھوڑے سے اُتر کر مجھے کہا کہ مَیں بادشاہ ہوں اور احمد علی میرا نام ہے۔ میرے لئے دعا کی جائے۔ تب مَیں نے دعا کے لئے ہاتھ اُٹھایا اور اُس نے بھی میرے ساتھ دعا میں شمولیت اختیار کی۔ جب ہم دعا سے فارغ ہوئے تو وہ فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر سرپٹ گھوڑا دوڑا کر واپس چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دور گیا تھا کہ اُس کا بیشمار لشکر گرد و غبار اُڑاتا ہوا اُس سے آملا۔ (یہ خواب بیان فرما رہے ہیں) جسے وہ ساتھ لے کر مخالف لشکر کے مقابلہ میں ڈٹ گیا۔ مخالف کا لشکر ہتھیاروں اور وردیوں سے سجا ہوا تھا جسے دیکھ کر اُس کا مقابلہ مشکل نظر آتا تھا۔ تب کسی نے کہا، دونوں کے مقابلہ کی یہ کوئی نسبت نہیں تھی۔ لیکن پھر کہتے ہیں کسی نے خواب میں ان کو کہا۔ کیا مور کی سجاوٹ کم ہوتی ہے۔ (یہ فوجی سجے تو ہوئے ہیں، مور بھی بڑا خوبصورت ہوتا ہے، سجا ہوتا ہے) مگر جونہی بندوق کی آواز سُنتا ہے فوراً بھاگ جاتا ہے اور غاروں میں جا چھپتا ہے۔ اس طرح مخالف کا لشکر بھاگ جائے گا۔ پھر کہتے ہیں میری آنکھ کھل گئی"۔

(رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 151۔ الف)

پس اصل طاقت خدا تعالیٰ کے فضل اور اُس کی تائیدات و نصرت کی ہوتی ہے، نہ ظاہری شان و شوکت کی۔ جو کام دعاؤں سے ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے سے ہوتا ہے، وہ ظاہری شان و شوکت سے نہیں ہوتا۔ ہاں ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے اور اُس وقت کے آنے پر اللہ تعالیٰ پھر اُس کا انجام دکھاتا ہے۔

حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی فرماتے ہیں۔ ان کی بیعت 23/نومبر 1889ء کی ہے۔ چھوٹی سی خواب ہے۔ کہتے ہیں کہ کنڈے میں حضور ایک جگہ ٹہل رہے تھے (جگہ کا نام ہے، کنڈا) وہاں اُس وقت اکیلے تھے۔ مَیں نے کچھ رقم حضور کے پیش کی۔ شاید وہ بیس روپے سے دو تین روپے کم تھے۔ تو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کیسے ہیں؟ مَیں نے کہا حضور مجھے خواب آئی تھی کہ مَیں نے اتنی رقم آپ کو دی ہے، خواب پوری کی ہے۔ آپ نے منظور فرمائی ......۔

(رجسٹر روایاتِ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 424 روایات حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی)

حضرت امیر محمد خان صاحب جن کا بیعت کا سن 1903ء ہے، انہی کی روایت ہے۔ ان کی کافی ساری روایات خوابوں کے بارے میں ہیں۔ کہتے ہیں کہ 18 دسمبر 1912ء کی رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے جسے میں سینہ سے لگا کر درود شریف پڑھ رہا ہوں اور پتاشے تقسیم کر رہا ہوں۔ لڑکا خوبصورت تو ہے مگر دُبلا اور کمزور ہے۔ لہٰذا 15/فروری 1913ء کو اللہ تعالیٰ نے مجھے فرزند عطا کیا جس کا نام حضرت خلیفہ اول (اللہ آپ سے راضی ہو) نے عبداللہ خان رکھا۔ جس کی کمزوری اب 1938ء میں چوبیس سال کی عمر میں برابر چلی آ رہی ہے۔

(رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 143)

پھر انہی کا ایک اور خواب ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے امیر محمد خان صاحب فرماتے ہیں کہ:

24/نومبر 1913ء کی رات خواب کے اندر مجھے ایک ہندو سادھو دکھایا گیا جس کو کوڑھ کا مرض تھا مگر باوجود اس کے بدن اُس کا مضبوط تھا۔ جو اپنے بدن کی مضبوطی نوجوان لڑکوں کو دکھلا کر رہبانیت یا تجرد کی ترغیب دیتا تھا اور نانے پر

گندھک اور سنکھیا کے ذریعہ رنگ چڑھا کر اُسے سونا ظاہر کرتا تھا۔(یہ خواب بیان ہو رہی ہے) مَیں نے سادھو سے کہا کہ تم میرے روبرو بھی سونا بنا کر دکھاؤ۔ میرے اس کہنے پر وہ ذرا جھجکا مگر شیخی میں آ کر بنانے لگا۔ مَیں نے اُسے کہا کہ دیکھو، اب مَیں تیرے مخصوص سونے کی حقیقت ظاہر کرتا ہوں۔ یعنی اُسے آگ پر تاؤ دے کر اُس پر ہتھوڑا مارتا ہوں جس سے اُس کی اصلیت فوراً کھل جائے گی۔ تب سادھو نے شرمندہ ہو کر مجھے کہا کہ آپ ایسا نہ کریں۔ میرا پردہ فاش ہو جائے گا۔ اس کے بعد مَیں نے اُس سادھو کے معتقدوں کو (دعوۃ الی اللہ) شروع کر دی۔ وہ اُن کو جس راہ پر لگانا چاہتا تھا، اُس راہ سے ہٹانے کے لئے (دین حق) کی اصل حقیقت اُن کو بیان کرنی شروع کر دی۔

کہتے ہیں جسے سادھو بھی بغور سنتا گیا۔(یہ خواب بیان ہو رہی ہے) جب سادھو کے چیلوں پر اثر ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی ضرور مرزا صاحب کی کتاب سنا کر جائیں۔ تو کہتے ہیں اس کے بعد پھر مَیں نے سادھو سے مخاطب ہو کر کہا کہ دیکھو خدا تعالیٰ نے انسان میں کچھ طاقتیں رکھی ہیں۔ اگر انسان اُنہیں جائز طور پر استعمال کرے تو فائدہ اُٹھاتا ہے۔ اگر ان طاقتوں کو استعمال میں نہ لائے تو نقصان اُٹھاتا ہے۔ مثلاً خدا تعالیٰ نے جو انسان میں رحم کی طاقت رکھی ہے، اب اگر ایک مظلوم عدالت میں دعویٰ دائر کرے اور ظالم کو سزا دلانا چاہے مگر کوئی اُس کی گواہی نہ دے کہ کسی کو سزا دلانا رحم نہیں تو کیا پھر ایسا کرنا جائز ہوگا؟ ہرگز نہیں۔ یعنی ظالم کو تو بہر حال سزا دلوانی چاہئے، اُس کے لئے تو کوئی رحم نہیں۔ پھر کہتے ہیں (آگے میں خواب میں دیکھتا ہوں) اب پھر اُن کو یہی کہتا ہوں کہ خدا نے جو آنکھیں دیکھنے کے لئے دی ہیں، اگر کوئی اُن سے کام نہ لے تو سخت نقصان اُٹھائے گا۔ دیکھو اگر زمیندار آنکھیں بند کر چھوڑے اور اُن سے کام لے کر کھیتی باڑی کا کام نہ کرے تو کیا آرام پائے گا۔ میری اس مثال سے اُس سادھو کے جو زمیندار معتقد تھے وہ خود بخود بے اختیار بول اُٹھے کہ خدا نے جو انسان میں اولاد پیدا کرنے کی طاقت رکھی ہے اگر اس کو استعمال نہ کیا جائے تو پیارے پیارے بچے کہاں سے حاصل ہوں؟ اس کے بعد پھر مَیں نے سادھو کے مریدوں کو مخاطب کر کے کہا کہ دیکھو یہ سادھو جو آپ کو اپدیش دینے کا مدعی ہے، اگر ان کے پتا استری بھوگ نہ کرتے۔ یعنی ماں باپ کا ملاپ نہ ہوتا تو یہ کہاں سے پیدا ہوتا۔ تو یہ دلیل سن کر سادھو بہت متاثر ہوا اور کہنے لگا کہ پہلے لوگوں نے تو اس طریق کو اچھا ہی سمجھا تھا اور ان دلائل پر کسی نے غور نہیں کیا مگر مرزا صاحب نے تو ہر باطل کا کھنڈن کر دیا۔(ہر باطل کو جھٹلا دیا، کھول کے بیان کر دیا، تباہ کر دیا۔)

کہتے ہیں پھر مَیں نے کہا کہ اگر یہی طریق چارپایوں میں روا رکھا جائے تو سواری کے جانور اور دودھ اور کھیتی باڑی کے جانور کہاں سے آئیں؟ اور اس طریق سے مخلوق کی پیدائش کی غرض وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57) مفقود ہو جائے اور نبیوں اور اوتاروں کی آمد کا سلسلہ بھی بند ہو جائے جن کے ذریعہ لوگ مُکتی حاصل کرتے ہیں۔ جب مَیں یہ کہہ چکا تو خواب میں ہی دیکھ رہے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول (اللہ آپ سے راضی) جو درس فرما رہے تھے، اپنی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے کہ تم جو مجھ سے معارفِ قرآن سیکھ رہے ہو، رہبانیت کے طریق پر عمل کرنے سے یہ موقع کہاں میسر آ سکتا تھا۔(اس طرح کے رہبانیت سے جو راہب بننے کی کوشش کرتے ہیں، وہ بھی سمجھتے ہیں ناں کہ ہم بڑی نیکی کے اعلیٰ مدارج پر پہنچ گئے۔ تو خواب میں ہی اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ بھی بتایا۔ کہتے ہیں کہ)

جب بیداری ہوئی تو مجھے تفہیم ہوئی، یہ سمجھایا گیا کہ دیکھو یہ سادھو کا جو کوڑھ کا مرض ہے یہ بھی بجا طور پر قانونِ قدرت سے ہٹنے کے نتیجہ میں ہے۔

(رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 144-146)

اسی طرح خدا تعالیٰ کے قانون کے خلاف جو بھی غیر فطری عمل ہوتے ہیں یا بعض ایسی تنظیمیں بن گئیں، پارلیمنٹیں، قانون ساز ادارے اس کے لئے قانون بنانے لگ گئے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ کا قانون بھی حرکت میں آتا ہے اور حرکت میں آ کر قوموں کی ہلاکت کا باعث بنتا ہے۔ ان کو بھی جو بہت زیادہ دنیادار لوگ ہیں، پس یہ ہر غیر فطری عمل کو اپنے قانون کا حصہ بنانا چاہتے ہیں۔ اس لئے احمدیوں کو جو اس وقت دنیا کے اکثر ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں ان کا حصہ نہ بننے کے لئے آج کل بہت زیادہ استغفار کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت عبدالستار صاحب ولد عبداللہ صاحب فرماتے ہیں۔ ان کی 1892ء کی بیعت ہے کہ میری بیوی نے خواب سنائی کہ مجھے حضرت صاحب نے دو روپے دیئے ہیں۔ جب مقدمہ فتح ہوا تو حضرت صاحب نے مجھے دو روپے دیئے۔ اس طرح وہ خواب پورا ہوا اور مَیں نے اپنی بیوی کو وہ دونوں روپے دے کر خواب پورا کر دیا۔

(رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 188 روایات حضرت عبدالستار صاحب)

پھر حضرت امیر محمد خان صاحب ہی کی ایک روایت ہے۔ کہتے ہیں:

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْث

یکم جون 1905ء کو مَیں نے خواب کے اندر ایک مصفّٰی پانی سے، (صاف پانی سے) مچھلیاں پکڑنی شروع کیں کہ اتنے میں ایک طوفان آیا اور ذرا ہی کم ہوا تھا کہ اتنے میں زلزلہ سے زمین ہلنی شروع ہو گئی اور مَیں زمین کو ہلتے دیکھ کر سربسجود ہو گیا اور سجدے کے اندر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ پڑھنا شروع کر دیا کہ اتنے میں ایک اور زلزلہ آیا جس پر لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ یہ تو معمولی زلزلہ ہے، زور کا زلزلہ تو نہیں آیا۔ جب انہوں نے یہ کہنا شروع کیا تو میرے دل میں ڈالا گیا کہ تم بھی ابھی سربسجود رہو، زلزلہ آتا ہے۔ اور اس کے بعد ایک ایسا زلزلہ آیا جس سے بہت ہی سخت تباہی ہوئی''۔

(رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 6 روایات حضرت امیر محمد خان صاحب صفحہ 138)

یہ جون 1905ء کے خواب کا ذکر کر رہے ہیں۔ کانگڑہ کا جو زلزلہ بڑا زبردست آیا تھا، وہ تو اپریل میں آیا تھا اور اُس کے بعد بھی پھر زلزلے آئے ہیں تو شاید آئندہ زلزلوں کی بھی ان کو اطلاع دی گئی۔ پھر جنگِ عظیم کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے۔ لیکن بہر حال ایک بات، ایک سبق اس میں یہ بھی ہے کہ ایک زلزلہ کی آفت کی حالت کو دیکھ کے یا دوسری آفات کو دیکھ کے انسان کو لاپرواہ نہیں ہو جانا چاہئے بلکہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکا رہنا چاہئے اور اُسی سے لو لگائے رکھو تبھی آفات سے بچت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے، ان میں زلازل کی اور آفات کی بہت زیادہ پیشگوئیاں ہیں۔ اس لئے اس طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے آگے ہمیشہ جھکے رہنا چاہئے۔ لاپرواہ نہ ہو جائیں۔

پھر امیر محمد خان صاحب ہی فرماتے ہیں کہ 29/مئی 1905ء کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بارش اور آندھی کا طوفان ہے جس کو دیکھ کر لوگ ایک درخت کے نیچے سے میدان میں بھاگے۔ اس خیال سے کہ کہیں یہ درخت ہمیں نہ دبا لے۔ مگر غریب اور مسکین لوگوں نے درخت کے سائے کو

غنیمت جانا اور میدان سے بھاگ کر درخت کے نیچے آ گئے اور جونہی اُن غرباء کا درخت کے سائے میں پناہ لینا تھا کہ طوفان سے میدان والے تباہ ہو گئے۔ یہ دیکھ کر میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے۔ ختم وہی ہے جس کا اختتام ایسا ہو۔

(رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 138-137)

فیضانِ الٰہی

......حضرت امیر محمد خان صاحب فرماتے ہیں کہ 25/ جون 1905ء کو مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب کے اندر اپنے گھر موضع اہرانہ میں عبادت فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ جب عبادت سے فارغ ہوئے تو حضور گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ جب تھوڑی دور تشریف لے گئے تو فرمایا کہ کوئی ہے جو مولوی صاحب یعنی حضرت خلیفہ اول سے کہیں کہ وہ بھی جلد تیار ہوں اور یہ رقعہ اسی نواب صاحب مولوی صاحب کو دے دیں۔ رقعہ میں یہ لکھا ہوا معلوم ہوتا تھا کہ فلاں چیز جو از قسم روپیہ یا جواہرات کے ہے، ساتھ لیتے آویں۔ تب مَیں نے عرض کی کہ حضور مَیں حاضر ہوں اور حضور سے رقعہ لے کر فوراً حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں پہنچا دیا۔ جب ہم سرزمینِ مکہ میں پہنچے۔ (یہ سفر جاری ہے اور مکّہ کی طرف جا رہے ہیں۔ جب مکّہ میں پہنچے) تو وہاں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں نظر آئیں جن میں پتھر اور روڑے اور چونا تھا اور ان پتھروں اور روڑوں اور چونے کے بیچوں بیچ بہتے ہوئے مصفّی پانی کی چھوٹی چھوٹی نالیاں تھیں جسے دیکھ کر خیال آیا کہ یہ سب خدا کا فضل ہے جو پانی اس طریق سے بہہ رہا ہے۔ اگر یہ نالیاں زلزلے سے درہم برہم ہو جائیں تو پانی خراب ہو جائے‘‘۔

(رجسٹر روایات غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 139-138)

اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس کی اصل تعبیر کیا ہے۔ لیکن بہرحال یہ اشارہ بھی لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے غلام مکّہ مکرمہ سے ایک دن پھر (دینِ حق) کی حقیقی اور صاف اور دل و جان کو صاف کرنے والی تعلیم سے دنیا کو بھی صاف کرنے کی کوشش کریں گے اور خلافت کے نظام کے تحت یہ فیض جاری رہے گا اور مختلف قومیں اس سے پانی پئیں گی اور فائدہ اُٹھائیں گی اور یہ فیضان جاری رہے گا انشاء اللہ۔‘‘

(خطبہ جمعہ 8 فروری 2013ء از الفضل انٹرنیشنل یکم مارچ تا 7/ مارچ 2013ء)

بسلسلہ تکمیل فیصلہ جات شوریٰ انصاراللہ 2013ء

اپنی اولاد کی تربیت کی فکر کریں

’’جو تربیت کا زمانہ ہوتا ہے اس وقت غفلت برتی جاتی ہے اور جب ہاتھ سے نکلنے لگتی ہے تو اس وقت بے بسی کی کیفیت ظاہر کرتے ہیں۔ مومن تو آسائش کے وقت بھی خدا تعالیٰ کی یاد اور اس کی نعمتوں کے شکر سے غافل نہیں ہوتے۔ اس لئے اپنی اولاد کی تربیت کی فکر کریں اور ان پر معاشرے کے غلط رنگ کبھی نہ چڑھنے دیں۔ انہیں تقویٰ کے رنگوں سے مزین کریں۔ انہیں نمازوں کا عادی بنائیں روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ ان کی نیکیوں اور دین کی خدمت کی باتیں آپ کے لئے فخر کا باعث ہونی چاہئیں۔ اگر آپ متقی اور دیندار اولاد چھوڑ جائیں تو یہی وہ متاع ہے جو آخرت میں بھی آپ کے کام آئے گی۔...... اپنی زندگیوں کا جائزہ لیں اور اپنی اصلاح اور اولاد کی نیک تربیت پر دھیان دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔......آمین‘‘

(سالانہ اجتماع انصاراللہ جرمنی 2011ء کے موقع پر حضور انور کا پیغام بحوالہ ماہنامہ انصاراللہ نومبر 2011ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا آسٹریلیا ریڈیو کو انٹرویو

⌘ حضرت مسیح موعود کے بعد خلافت کا سلسلہ کیسے شروع ہوا؟ سلسلہ احمدیہ میں انتخاب خلافت کا طریق

⌘ آج جماعت احمدیہ دنیا کے 204 ممالک میں ہے اور کروڑوں میں اس کی تعداد ہے۔

⌘ ظلموں کے باوجود جماعت احمدیہ پاکستان میں قائم ہے۔ اور بہت بڑی جماعت پاکستان میں قائم ہے

⌘ پاکستان کا اچھا زرخیز دماغ، سائنٹسٹس، ڈاکٹرز، انجینئرز پاکستان سے باہر نکل رہے ہیں

⌘ ہم احمدیوں نے پاکستان بنانے میں حصہ لیا اور پاکستان بنانے میں ہمارا بہت بڑا کردار ہے

⌘ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے پہلا وزیر خارجہ ایک احمدی سر ظفر اللہ خان کو بنایا

⌘ سکول کی کتابوں میں سے سر چوہدری ظفر اللہ خان کا نام نکال دیا گیا کہ وہ پہلے وزیر خارجہ نہیں تھے

⌘ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جو پہلے نوبل انعام یافتہ تھے ان کا نام بھی سائنٹسٹس میں سے نکال دیا گیا

⌘ ہمارا خون پاکستان کے قیام میں شامل ہے

(مکرم عبدالماجد طاہر صاحب لندن)

آسٹریلیا کے ایک سرکاری ریڈیو سٹیشن SBS کے نمائندہ نے 19/اکتوبر 2013ء کو بیت الہدیٰ سڈنی آ کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جو انٹرویو لیا تھا وہ آج 30/اکتوبر کو اس ریڈیو سٹیشن نے نشر کیا ہے اور اس انٹرویو کی نشریات دس منٹ تک جاری رہیں۔ یہ ریڈیو سٹیشن دنیا کی 74 مختلف زبانوں میں پروگرام نشر کرتا ہے اور سارے آسٹریلیا میں سنا جاتا ہے حضور انور کا SBS ریڈیو پر نشر کیا گیا جو اردو زبان میں تھا۔ پروگرام کے میزبان نے پروگرام کے آغاز میں تعارف کرواتے ہوئے کہا:

ہم اپنے پروگرام میں اکثر رہنماؤں اور آسٹریلیا آنے والی دیگر اہم شخصیات کے خیالات اور نقطۂ نظر آپ تک پہنچاتے ہیں۔ پاکستان میں اقلیت قرار دیئے جانے والی احمدی جماعت کے روحانی اور انتظامی سربراہ مرزا مسرور احمد آسٹریلیا کے دورہ پر آئے اور انہوں نے سڈنی میں ہونے والے احمدیہ جماعت کے سالانہ اجتماع میں شرکت کی ہے۔ اس وقت ہم آپ کو سڈنی میں ریکارڈ کی گئی بات چیت سنوا رہے ہیں۔ SBS کا ان خیالات سے متفق ہونا ضروری نہیں مگر ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے سامعین دوسروں کی رائے کا بھی اسی طرح احترام کریں گے جس طرح کے احترام کی توقع وہ اپنی رائے سے اختلاف کرنے والوں سے رکھتے ہیں۔

میزبان نے انٹرویو کے آغاز میں کہا: اس وقت ہم مرزامسرور احمد صاحب کے ساتھ موجود ہیں جو جماعت احمدیہ کے روحانی اور انتظامی سربراہ بھی ہیں۔ پروگرام میں خوش آمدید کہتا ہوں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **جزاک اللہ۔شکریہ۔**

اس کے بعد میزبان نے کہا کہ جناب مرزا صاحب! میں گفتگو کا آغاز احمدیہ جماعت کی تاریخ سے کرنا چاہوں گا۔ جماعت احمدیہ کی بنیاد کب پڑی، کیسے پڑی اور اس تحریک کا آغاز کس طرح ہوا؟

اس سوال کے جواب میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ کی تاریخ معلوم کرنے کے لئے آپ کو چودہ سو سال پیچھے جانا پڑے گا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا جب (۔) عملی طور پر اپنی تعلیم کو بھول چکے ہوں گے۔قرآن کریم تو موجود ہوگا لیکن اس پر عمل نہیں ہوگا اور ایک اندھیرا زمانہ ہوگا۔ بہرحال مختصر یہ کہ چودھویں صدی میں ایک شخص آئے گا جو مجھ میں سے ہی ہوگا اور میری تعلیم کو، حقیقی تعلیم کو قرآن کریم کی تعلیم کو آگے بڑھائے گا اور وہ مسیح اور مہدی ہوگا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم یہ یقین کرتے ہیں اور ایمان رکھتے ہیں کہ وہ آنے والا شخص تمام نشانات کے ساتھ آیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں اور 1889ء میں انہوں نے یہ اعلان کیا اور جماعت کی بنیاد ڈالی اور پہلی بیعت لی۔ اور جو نشانات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے تھے ان بہت سے نشانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس کو ہم Heavenly Sign کہہ سکتے ہیں کہ رمضان کے مہینہ میں مخصوص تاریخوں میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ سورج اور چاند کو گرہن لگے گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1894ء میں مشرق میں اور 1895ء میں Western Hemisphere میں ان مخصوص تاریخوں میں وہ گرہن لگا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ آنے والا مسیح اور مہدی جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں کیونکہ نشانات بھی پورے ہورہے ہیں اور اسی مقصد کے لئے آپ نے جماعت کا قیام کیا۔

اس کے بعد انٹرویو کرنے والے صحافی نے سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود کے انتقال کے بعد کیا طریق کار اپنایا گیا کیونکہ ان کا تو حضرت مسیح کے طور پر دعویٰ تھا تو اس کے بعد خلافت کا سلسلہ کیسے شروع ہوا؟ جماعت میں خلیفہ کے انتخاب کیلئے کیا طریق کار اختیار کیا جاتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسیح موعودؑ کے 1908ء میں وصال کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہوا اور اس وقت موجود لوگوں نے خلافت کیلئے اپنا خلیفہ منتخب کیا جو حضرت مولانا نورالدین صاحب تھے اور وہ اس وقت زمانہ کے بڑے مانے ہوئے عالم تھے اور ان کی وفات کے بعد پھر 1914ء میں خلافت ثانیہ کا انتخاب ہوا۔ اس وقت جماعت میں تھوڑی سے rift ہوئی لیکن Majority of the Jamaat حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی بیعت میں آگئے۔ اور اس کے بعد جو پیچھے ہٹے ہوئے تھے ان میں سے بھی بہت سارے

لوگ بیعت میں شامل ہوگئے اور جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔ جب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وفات ہوئی اس وقت جماعت کی تعداد چار لاکھ یا اس سے کچھ اُوپر تھی اور وہ جماعت ترقی کرتے کرتے آج دنیا کے 204 ممالک میں ہے اور کروڑوں میں اس کی تعداد ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خلافت کے انتخاب کے لئے اس کے بعد پھر با قاعدہ اصول بنائے گئے۔ ایک الیکٹورل کالج (Electoral College) ہے، ایک خلافت کی منتخب کمیٹی ہے جو خلافت کا انتخاب کرتی ہے۔ 1982ء میں خلیفۃ المسیح الثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی وفات ہوئی تو ربوہ، پنجاب میں چوتھے خلیفہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا انتخاب ہوا۔ لیکن اس کے بعد 1984ء کے قوانین کے بعد جب ضیاء الحق نے قوانین بڑے سخت کر دیئے۔ ہمیں (سلام) کہنے کی اجازت نہیں تھی۔ ہمیں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں تھی۔ کوئی بھی ایسا طریق جس سے (۔) عقائد کا اظہار ہوتا ہو وہ ہم نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے بحیثیت خلیفہ اور بحیثیت لیڈر خلیفۃ المسیح الرابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو پاکستان سے لندن شفٹ ہونا پڑا اور 1984ء سے وہیں رہے۔ 2003ء میں ان کی وفات ہوئی۔ چونکہ پاکستان میں حالات اسی طرح بدستور قائم تھے اس لئے جب پانچویں خلافت کا انتخاب ہوا تو وہ (بیت) فضل لندن جو لندن کی سب سے پرانی (بیت) ہے اس میں انتخاب ہوا۔ اور وہاں مجھے 22 اپریل 2003ء کو خلیفہ منتخب کیا گیا۔

اس کے بعد میزبان صحافی نے سوال کیا کہ جو (حضرت مرزا) غلام احمد قادیانی صاحب تھے انہوں نے ایک نئے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس بارے میں ذرا وضاحت فرمائیے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بات یہ ہے کہ یہ ساری پیشگوئیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے تھیں جیسا کہ میں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے۔ عام (۔) میں یہ تاثر قائم ہے اور اس وقت بھی تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں اور وہ زمین پر آئیں گے۔ اور یہ بھی مسلمانوں کے اندر رائج ہے کہ مہدی علیہ السلام کا بھی ظہور ہوگا۔ عامۃ المسلمین یہ سمجھتے ہیں کہ مسیح اور مہدی دو علیحدہ علیحدہ وجود ہوں گے۔ مسیح آسمان سے اتریں گے اور مہدی امت میں سے نکلیں گے۔ اور پھر دونوں اکٹھے مل کر اصلاح بھی کریں گے اور (دین حق) کو پھیلائیں گے اور تلوار چلائیں گے۔ عامۃ المسلمین بھی یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ جب وہ آئیں گے تو وہ اسی ٹائٹل کے ساتھ آئیں گے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ایک شخص کو اونچا مقام دیا ہو اور بعد میں اس سے چھین لیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود جو آئے گا وہ میری امت میں سے ہی ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا آنا میرا آنا ہوگا۔ یعنی کہ میرے طریق پر چلنے والا ہوگا اور ان اختیارات کے ساتھ آئے گا جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیئے ہیں کیونکہ وہ میری پیروی کرے گا۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اُس پیشگوئی کے مطابق آئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ہے اور سورۃ جمعہ کے مطابق قرآن کریم کی بھی ہے۔ نئی شریعت نہیں لے کر آئے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے قیام کے لئے آئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم یہ کہتے ہیں کہ نبی تو آ سکتا ہے لیکن غیر شرعی نبی۔ اب کوئی نئی شریعت نہیں آ سکتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور کوئی نئی شریعت نہیں آ سکتی کیونکہ قرآن کریم آخری اور فائنل شریعت ہے اور خاتم الکتب ہے۔ پس یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہم نبی آخر الزمان خاتم النبیین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں۔ لیکن آپ کی پیروی میں، آپ کی محبت میں بغیر کسی نئی شریعت کے نبی آ سکتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مجھے جو کچھ بھی ملا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ملا۔

اس پر پروگرام کے میزبان صحافی نے سوال کیا کہ کیا احمدی طریقت کے مطابق جو مرزا غلام احمد قادیانی تھے ان کو اللہ تعالیٰ سے براہِ راست کوئی وحی کا سلسلہ یا بات چیت کا سلسلہ بھی تھا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں انسانیت کے ساتھ تعلق پیدا کیا تھا وہ آج بھی قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارہ میں کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ پہلے وہ کلام کرتا تھا اور وحی کرتا تھا آج وہ کلام نہیں کرتا اور وحی نہیں کرتا۔ وہ پہلے بھی کلام کرتا تھا اور آج بھی اپنے نیک لوگوں سے کلام کرتا ہے۔ لوگوں کو جو سچی خوابیں آتی ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطلاع کا ایک ذریعہ ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ہمیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف سنتا ہے بلکہ بولتا بھی ہے اور اب بھی اس سے کلام کرتا ہے جس سے وہ چاہتا ہے۔ تو یہی وحی کا سلسلہ یا الہامات کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کو ہم محدود نہیں کر سکتے، نہ بند کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد صحافی نے پوچھا کہ آپ اس وقت آسٹریلیا میں آئے ہوئے ہیں۔ سڈنی میں یہاں پر احمدیہ جماعت کا بہت بڑا اجتماع ہوا ہے۔ آپ اس موقع پر کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں میں یہی کہنا چاہوں گا کہ آجکل جو دنیا کی حالت ہے وہ قابلِ فکر ہے۔ بندہ بندے سے محبت، پیار، خلوص اور وفا کا تعلق پیدا کرے تا کہ دنیا امن، محبت اور بھائی چارے کا گہوارہ بن جائے۔

پھر میزبان صحافی نے پوچھا کہ ان حالات میں آپ کیا دیکھتے ہیں کہ پاکستان میں احمدیہ جماعت کا کیا مستقبل ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان سب ظلموں کے باوجود جماعت احمدیہ پاکستان میں قائم ہے۔ اور بہت بڑی جماعت پاکستان میں قائم ہے۔ اور یہ ظلم برداشت کر رہی ہے۔ ہم قانون ہاتھ میں نہیں لیتے۔ جب ظلم ہوتا ہے تو ہم قانون کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں۔ اگر قانون مدد کرے تو الحمدللہ۔ نہیں کرتا تو تب بھی ہم خاموش ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہیں۔ جن کو موقع ملتا ہے، جن کا مستقبل بالکل ختم ہو رہا ہے، جن کو ٹارگٹ کیا جا رہا ہے وہ کوشش کرتے ہیں کہ وہ باہر بھی نکلیں اور اسی وجہ سے آسٹریلیا میں بھی اور دنیا میں دوسری جگہوں پر بھی پاکستان سے Migrate کر کے احمدی آئے اور یہاں ان کو پناہ ملی۔ اب وہ آزادی سے رہ رہے ہیں۔ کئی ہمارے پڑھے لکھے دوست احباب غیر از جماعت جو احمدی

نہیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ پاکستان کی بدقسمتی ہے کہ پاکستان کا اچھا زرخیز دماغ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کا literacy rate بہت زیادہ ہے اور اچھے پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ سائنٹسٹس ہیں، ڈاکٹرز ہیں، انجینئرز ہیں۔ یہ زرخیز دماغ جس کو پاکستان کی ترقی میں کام آنا چاہئے تھا پاکستان سے باہر نکل رہے ہیں اور Drain ہو رہا ہے جس کو انگلش میں Brain Drain کہتے ہیں۔ تو اس سے تو نقصان پاکستان کو ہو رہا ہے۔ ہم احمدیوں نے پاکستان بنانے میں حصہ لیا اور پاکستان بنانے میں ہمارا بہت بڑا کردار ہے۔ اسی وجہ سے قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بڑے اچھے تعلقات تھے اور انہوں نے پہلا وزیر خارجہ ایک احمدی سر ظفر اللہ خان کو بنایا۔ بدقسمتی یہ کہ آج بچوں کی سکول کی کتابوں میں سے سر چوہدری ظفر اللہ خان کا نام نکال دیا گیا کہ وہ پہلے وزیر خارجہ نہیں تھے۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جو پہلے نوبل انعام یافتہ تھے ان کا نام بھی سائنٹسٹس میں سے نکال دیا گیا تو اس سے زیادہ بدقسمتی اور کیا ہوگی؟ ہمارا خون پاکستان کے قیام میں شامل ہے۔

پروگرام کے آخر میں میزبان نے کہا کہ عالمی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور احمد سے سڈنی میں لیا گیا انٹرویو آپ نے سنا۔ اس انٹرویو کا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں بلکہ دوسروں کے خیالات کو سامعین تک پہنچانا تھا۔ امید ہے باشعور سامعین کی طرح ہم سب ایک دوسرے کے عقائد اور خیالات کا اسی طرح احترام کرتے رہیں گے جس نے آسٹریلیا کو ایک پُرامن ملٹی کلچرل ملک بنانے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 27 دسمبر 2013ء تا 02 جنوری 2014ء)

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2013ء

خطبات امام کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ بمقام حدیقۃ المہدی کے موقع پر 31 اگست 2013ء کو دوسرے دن کے خطاب میں فرمایا:

’’خطباتِ جمعہ جو لائیو جاتے ہیں، اس کی افادیت بھی بڑھی ہے۔ ایک خاتون تیونس سے لکھتی ہیں کہ میں نے جماعت کی ویب سائٹ سے آپ کے خطباتِ جمعہ ڈاؤن لوڈ کئے ہیں اور ان کا مطالعہ کرتی ہوں۔ میں نے ان سے بہت ہی فائدہ اُٹھایا اور قرآنِ کریم کو سمجھنے کے اسلوب سیکھے ہیں اور صفاتِ باری تعالیٰ کے مضامین سمجھے ہیں نیز علمی اور عملی طور پر صراطِ مستقیم کی اصل حقیقت کا ادراک ہوا ہے۔

اردن سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُس نے ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا ہے جس کی برکتوں کو وہی شخص سمجھ سکتا ہے جس نے آپ کی دعاؤں کا قبولیت سے مشاہدہ کیا ہے۔ گزشتہ ہفتوں میں میں نے آپ کے خطبات سے بہت استفادہ کیا جن میں آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے (رفقاء) کے واقعات بیان فرمائے ہیں۔ ان خطبات سے میرا دل حضور اور آپ کے (رفقاء) کی محبت کے جذبات سے بھر گیا ہے۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل 14 جنوری 2014ء صفحہ 2)

طب وصحت

ذیابیطس علامات اور احتیاطی تدابیر

(مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب)

ذیابیطس کیا ہے:
انسانی خون میں شکر کی بڑھتی ہوئی مقدار کو ذیابیطس کہتے ہیں۔

ذیابیطس کن کو ہو سکتی ہے۔

☆جن کا وزن زیادہ ہو
☆بلڈ پریشر کے مریض
☆تمباکو نوشی اور منشیات کا استعمال کرنے والے افراد
☆مرغن غذاؤں کا کثرت سے استعمال کرنے والے افراد
☆ناقص و غیر معیاری خوراک بکثرت استعمال کرنے والے
☆مختلف ادویات بالخصوص مانع حمل ادویات کے استعمال سے
☆مضر صحت فضائی کثافتیں
☆مضر صحت معاشرتی ماحول
☆میٹھی اشیاء کا بکثرت استعمال

ذیابیطس کی علامات

☆ذیابیطس کے مریض کو بار بار پیاس لگتی ہے۔
☆ذیابیطس کے مریض کی بھوک میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔
☆مریض کو بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔
☆ایسے مریضوں کے وزن میں اچانک کمی واقع ہونا شروع ہو جاتی ہے۔
☆ایسے مریضوں کی نظر میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور مریضوں کو دھندلا نظر آتا ہے۔
☆مریض کو شدید جسمانی تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔
☆پاؤں سن ہو جاتے ہیں اور ٹانگوں پر چیونٹیاں رینگتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔
☆زخم ٹھیک نہیں ہوتا یا پھر ٹھیک ہونے میں خاصا وقت لیتا ہے۔
☆جنسی رغبت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔
☆خواتین میں شدید خارش اور اس قسم کے دوسرے امراض پائے جاتے ہیں۔

ذیابیطس کے کنٹرول کے لئے ہدایات

☆ڈاکٹر کی تجویز کردہ ادویات اور پرہیز پر باقاعدگی سے عمل کریں۔
☆اپنی عمر اور مرض کی نوعیت کے مطابق ورزش کریں۔
☆کسی بھی زخم کا فوری اور مکمل علاج کروائیں۔
☆خون اور پیشاب کا گاہے بگاہے ٹیسٹ کروائیں۔
☆جسم کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھیں۔
☆کانوں کی صفائی کسی نوکیلی شے سے نہ کریں۔
☆تمباکو نوشی اور منشیات کا استعمال ترک کردیں۔
☆دن میں کم از کم دو بار نرم برش سے دانتوں کی صفائی کریں۔

☆مریضوں کے لئے پاؤں کی نگہداشت ضروری ہے۔

پاؤں کی نگہداشت

ذیابیطس سے پاؤں سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں اس کی وجہ پاؤں کی قوت حس کا بیکار ہونا ہے جس کی وجہ سے جلنے، کٹنے خراش لگنے یا جلدی بیماری لگنے کا احساس نہیں ہوتا۔اپنے پاؤں کی حفاظت کیلئے ذیل کے اصول اپنائیں۔

☆تمام اوقات سلیپر یا بوٹ استعمال کریں۔
☆ننگے پاؤں مت رہیں۔
☆پاؤں دھونے کے لئے صرف نیم گرم پانی کا استعمال کریں۔
☆تیز گرم پانی کے استعمال سے گریز کریں۔
☆پاؤں کو خشک اور کریک ہونے سے بچائیں۔
☆کسی بھی صورت میں بیڈیا نوکیلی شے اور دوائی کا استعمال اپنی مرضی سے نہ کریں۔
☆اپنے پاؤں کا روزانہ معائنہ کریں تا کہ کسی زخم یا خراش کا پتہ چل جائے اس کے لئے آپ آئینے کا استعمال کرسکتے ہیں۔
☆تنگ جرابیں یا گھٹنوں تک جرابوں کا استعمال نہ کریں۔
☆ہمیشہ صاف اور ڈھیلی جرابیں استعمال کریں۔
☆تنگ اور پھٹے ہوئے جوتے استعمال نہ کریں۔
☆ہمیشہ آرام دہ جوتوں کا استعمال کریں۔
☆پاؤں کو نرم رکھنے کے لئے اوپر اور تلے میں کریم یا لوشن کا استعمال کریں۔
☆پاؤں کا معائنہ کسی ماہر ڈاکٹر سے کروائیں۔
☆پاؤں کی انگلیوں کے ناخن صفائی سے اور سیدھے کاٹے۔
☆گرم پانی کی بوتل، گرم پیڈ یا آئیوڈین کا استعمال آپ کے پاؤں کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔

جلسہ سالانہ قادیان 2013ء کے سلسلہ میں انصار لاہور کی خدمات

(مکرم چوہدری منیر مسعود صاحب ناظم ضلع لاہور)

گزشتہ سالوں کی طرح 2013ء کے جلسہ سالانہ قادیان کیلئے انصاراللہ لاہور کی مجالس کو مختلف شعبہ جات کے لئے خدمات کی توفیق ملی۔مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور کی ہدایت پر کمیٹیاں تشکیل دی گئیں جن میں ہر کمیٹی کے انچارج کے لئے انصاراللہ کو ذمہ داری سونپی گئی۔جلسہ پر جانے والے مہمانوں کو ہر قسم کی سہولت فراہم کرنے کی پوری کوشش کی گئی۔خاص طور پر واہگہ بارڈر پر مہمانوں کے استقبال کیلئے ایک بڑا پنڈال بنایا گیا جس میں مہمانوں کے لئے چائے ناشتہ کا بندوبست کیا گیا۔مردوں اور مستورات کیلئے علیحدہ انتظام تھا۔

شیڈول کے مطابق مہمانوں کے آمدورفت کے مسائل حل کئے گئے۔اللہ کے فضل سے کسی مہمان کو کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں ہونے دی گئی۔جیسے جیسے مہمان آتے گئے ان کی ضرورت کے مطابق ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا گیا۔نیز ڈیوٹی والے دوستوں اور عملہ کی بروقت ڈیوٹی پر لے جانے کا بھی انتظام کیا جاتا رہا۔مہمانوں کی ضیافت کے لئے پرچیز کمیٹی بنائی گئی جو مارکیٹ سے اشیاء خرید کر واہگہ بارڈر پر کھانا تیار کرنے والی کمیٹی کو دیتی رہی۔کھانا تیار کرنے کے لئے تنور نصب کئے گئے جن پر تازہ روٹی تیار کی جاتی رہی۔کھانا تقسیم کرنے کیلئے انصاراللہ کی زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ کی طرف اطفال کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں اور مردوں کی طرف خدام و انصار ڈیوٹی سرانجام دیتے رہے۔اس موقع پر ضلع بھر سے تمام مجالس کے 125 سے زائد انصار بھائیوں نے خدمت سرانجام دی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

انسانی زندگی کے حصول کے ذرائع

”مضمون بالا رہا“

(مکرم حنیف احمد محمود صاحب، قائد اشاعت)

”اسلامی اصول کی فلاسفی“ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اعجازی مضمون ہے جسے حضرت اقدسؑ کے لائق فائق شاگرد حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے جلسہ اعظم مذاہب ٹاؤن ہال لاہور میں 28/29 دسمبر 1896ء کو اپنی پُر شکوہ آواز میں پڑھ کر سنایا۔ یہ وہ عدیم المثال مضمون ہے جسے دنیا کے دیگر مذاہب کے مقابل پر دینِ حق کے اصولوں کی برتری ثابت کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا۔

یہ مضمون تحریر کرنے سے قبل ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرما دیا تھا کہ:

”یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا“

اس میں حضور نے پانچ سوالات کے جوابات قرآنی تعلیم سے بیان فرمائے جن میں تیسرا سوال یہ تھا کہ:

”دنیا میں انسان کی زندگی کا اصل مدعا کیا ہے اور وہ کس طرح حاصل ہو سکتا ہے“

اس سوال کے جواب میں آپؑ نے تحریر فرمایا:

”انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ میں فانی ہو جانا ہی ہے“

اس سلسلہ میں مزید فرمایا:

”جب ہم انسان کی قوتوں کو ٹٹو لتے ہیں کہ ان میں اعلیٰ سے اعلیٰ کونسی قوت ہے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدائے اعلیٰ و برتر کی اس میں تلاش پائی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ چاہتا ہے کہ خدا کی محبت میں ایسا گداز اور محو ہو کہ اس کا اپنا کچھ بھی نہ رہے سب خدا کا ہو جائے......

پس ظاہر ہے کہ انسان کا اعلیٰ کمال خدائے تعالیٰ کا وصال ہے لہذا اس کی زندگی کا اصل مدعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف اس کے دل کی کھڑکی کھلے“

حضورؑ نے مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے اس مقصد کے حصول کے لئے معرفت الٰہی اور قرب الٰہی کے آٹھ وسائل بیان فرمائے ہیں۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 24 جنوری 2014ء میں فرمایا:

”اس لحاظ سے تو ہم ہتھیاروں سے لیس ہیں مگر ایسے لوگ بہت کم ملیں گے جنہیں یہ علم ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ کو کس رنگ میں پیش کیا؟ آپ نے معرفت اور محبتِ الٰہی کے حصول کے کیا طریق بتائے؟ اُس کا قرب حاصل کرنے کی آپ نے کن الفاظ میں تاکید کی۔ خدا تعالیٰ کے تازہ کلام اور اُس کے معجزات و نشانات آپ پر کس شان سے ظاہر ہوئے۔“

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقصد انسانی کے حصول کے لئے جو آٹھ وسیلے بیان فرمائے ہیں وہ پیش ہے۔

حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:

"پس واضح ہو کہ سب سے پہلا وسیلہ جو اس مدعا کے پانے کے لئے شرط ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو صحیح طور پر پہچانا جائے اور سچے خدا پر ایمان لایا جائے۔ کیونکہ اگر پہلا قدم ہی غلط ہے اور کوئی شخص مثلاً پرند یا چرند یا عناصر یا انسان کے بچہ کو خدا سمجھ بیٹھا ہے تو پھر دوسرے قدموں میں اس کے راہ راست پر چلنے کی کیا امید ہے۔ سچا خدا اس کے ڈھونڈنے والوں کو مدد دیتا ہے مگر مردہ مردہ کو کیونکر مدد دے سکتا ہے۔ اس میں اللہ جل شانہ نے خوب تمثیل فرمائی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

......یعنی دعا کرنے کے لائق وہی سچا خدا ہے جو ہر ایک بات پر قادر ہے اور جو لوگ اس کے سوا اوروں کو پکارتے ہیں وہ کچھ بھی ان کو جواب نہیں دے سکتے۔ ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسا کوئی پانی کی طرف ہاتھ پھیلاوے کہ اے پانی میرے منہ میں آ جا تو کیا وہ اس کے منہ میں آ جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ سو جو لوگ سچے خدا سے بے خبر ہیں ان کی تمام دعائیں باطل ہیں۔ (الرعد:15)

دوسرا وسیلہ خدا تعالیٰ کے اس حسن و جمال پر اطلاع پانا ہے جو باعتبار کمال تام کے اس میں پایا جاتا ہے۔ کیونکہ حسن ایک ایسی چیز ہے جو بالطبع دل اس کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اس کے مشاہدہ سے طبعاً محبت پیدا ہوتی ہے تو حسن باری تعالیٰ اس کی وحدانیت اور اس کی عظمت اور بزرگی اور صفات ہیں جیسا کہ قرآن شریف نے یہ فرمایا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (الاخلاص:2-5)

یعنی خدا اپنی ذات اور صفات اور جلال میں ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ سب اس کے حاجت مند ہیں۔ ذرہ ذرہ اس سے زندگی پاتا ہے۔ وہ کل چیزوں کے لئے مبداء فیض ہے اور آپ کسی سے فیضیاب نہیں۔ وہ نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کسی کا باپ اور کیونکر ہو کہ اس کا کوئی ہم ذات نہیں۔ قرآن نے بار بار خدا کا کمال پیش کر کے اور اس کی عظمتیں دکھلا کے لوگوں کو توجہ دلائی ہے کہ دیکھو ایسا خدا دلوں کا مرغوب ہے نہ کہ مردہ اور کمزور اور کم رحم اور کم قدرت۔

تیسرا وسیلہ جو مقصود حقیقی تک پہنچنے کے لئے دوسرے درجہ کا زینہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے احسان پر اطلاع پانا ہے۔ کیونکہ محبت کی محرک دو ہی چیزیں ہیں حسن یا احسان اور خدا تعالیٰ کی احسانی صفات کا خلاصہ سورہ فاتحہ میں پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (الفاتحہ:2-4)

کیونکہ ظاہر ہے کہ احسان کامل اس میں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو محض نابود سے پیدا کرے اور پھر ہمیشہ اس کی ربوبیت ان کے شامل حال ہو اور وہی ہر ایک چیز کا آپ سہارا ہو اور پھر اس کی تمام قسم کی رحمتیں اس کے بندوں کے لئے ظہور میں آئی ہوں اور اس کا احسان بے انتہا ہو۔ جس کا کوئی شمار نہ کر سکے۔ سو ایسے احسانوں کو خدا تعالیٰ نے بار بار جتلایا ہے۔ جیسا کہ ایک اور جگہ فرماتا ہے۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (ابراھیم:35)

یعنی اگر خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو ہرگز گن نہ سکو گے۔

چوتھا وسیلہ خدا تعالیٰ نے اصل مقصود کو پانے کے لئے دعا کو ٹھہرایا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المؤمن: 61)

یعنی تم دعا کرو میں قبول کروں گا۔ اور بار بار دعا کے لئے رغبت دلائی ہے تا انسان اپنی طاقت سے نہیں بلکہ خدا کی طاقت سے پاوے۔

پانچواں وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجاہدہ ٹھہرایا ہے۔ یعنی اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی طاقتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی عقل کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اس کو ڈھونڈا جائے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:

جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (التوبہ: 41)

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرہ: 4)

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت: 70)

یعنی اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنے نفسوں کو مع ان کی تمام طاقتوں کے خدا کی راہ میں خرچ کرو اور جو کچھ ہم نے عقل اور علم اور فہم اور ہنر وغیرہ تم کو دیا ہے۔ وہ سب کچھ خدا کی راہ میں لگاؤ۔ جو لوگ ہماری راہ میں ہر ایک طور سے کوشش بجالاتے ہیں ہم ان کو اپنی راہیں دکھادیا کرتے ہیں۔

چھٹا وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لئے استقامت کو بیان فرمایا گیا ہے یعنی اس راہ میں درماندہ اور عاجز نہ ہو اور تھک نہ جائے اور امتحان سے ڈر نہ جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

......یعنی وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور باطل خداؤں سے الگ ہو گئے پھر استقامت اختیار کی یعنی طرح طرح کی آزمائشوں اور بلا کے وقت ثابت قدم رہے۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم مت ڈرو اور مت غمگین ہو اور خوش ہو اور خوشی میں بھر جاؤ کہ تم اس خوشی کے وارث ہو گئے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ ہم اس دنیوی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں۔

(حٰم السجدہ: 31-32)

اس جگہ ان کلمات سے یہ اشارہ فرمایا کہ استقامت سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرض خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کردے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے۔ اس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں۔ اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں۔ صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔ ذلت پر خوش ہو جائیں۔ موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا دے۔ نہ اس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں کہ وقت نازک ہے اور باوجود سراسر بے کس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہو جائیں ...... یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں

اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آ رہی ہے۔ اسی کی طرف اللہ جلّ شانہٗ اس دعا میں اشارہ فرماتا ہے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحہ:6)

یعنی اے ہمارے خدا! ہمیں استقامت کی راہ دکھلا۔ وہی راہ جس پر تیرا انعام واکرام مترتب ہوتا ہے اور تو راضی ہو جاتا ہے......۔

ساتواں وسیلہ اصل مقصود کے پانے کیلئے راستبازوں کی صحبت اور ان کے کامل نمونوں کو دیکھنا ہے۔ پس جاننا چاہئے کہ انبیاء کی ضرورتوں میں سے ایک یہ بھی ضرورت ہے کہ انسان طبعاً کامل نمونہ کا محتاج ہے اور کامل نمونہ شوق کو زیادہ کرتا ہے اور ہمت کو بڑھاتا ہے اور جو نمونہ کا پیرو نہیں وہ سست ہو جاتا ہے اور بہک جاتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ جلّ شانہٗ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے۔

كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (التوبہ:119)

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحہ:7)

یعنی تم ان لوگوں کی صحبت اختیار کرو جو راستباز ہیں۔ ان لوگوں کی راہیں سیکھو جن پر تم سے پہلے فضل ہو چکا ہے۔

آٹھواں وسیلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے پاک کشف اور پاک الہام اور پاک خوابیں ہیں۔ چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سفر کرنا ایک نہایت دقیق در دقیق راہ ہے اور اس کے ساتھ طرح طرح کے مصائب اور دکھ لگے ہوئے ہیں اور ممکن ہے کہ انسان اس نادیدہ راہ میں بھول جاوے یا نا امیدی طاری ہو اور آگے قدم بڑھانا چھوڑ دے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی رحمت نے چاہا کہ اپنی طرف سے اس سفر میں ساتھ ساتھ اس کو تسلی دیتی رہے اور اس کی دلدہی کرتی رہے اور اس کی کمر ہمت باندھتی رہے اور اس کے شوق کو زیادہ کرے۔ سو اس کی سنت اس راہ کے مسافروں کے ساتھ اس طرح پر واقع ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنے کلام اور الہام سے ان کو تسلی دیتا اور ان پر ظاہر کرتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تب وہ قوت پا کر بڑے زور سے اس سفر کو طے کرتے ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں وہ فرماتا ہے۔

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (یونس:65)

اسی طرح اور بھی کئی وسائل ہیں جو قرآن شریف نے بیان فرمائے ہیں مگر افسوس ہم اندیشہ طول کی وجہ سے ان کو بیان نہیں کر سکتے۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 414 تا 422)

آج ہمیں عہد کرنے کی ضرورت ہے کہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''آج ہمیں عہد کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی ذاتی خواہشات کی قربانی بھی کریں گے، اپنے بیوی بچوں کی خواہشات کی قربانی بھی کریں گے اور ہر وہ قربانی کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے جس سے ہماری عملی اصلاح کی دیواریں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائیں۔ تب ہم نہ غیروں سے اس تعلق میں پٹنے والے ہوں گے یا شرمندہ ہونے والے ہوں گے اور نہ ہی ہمارے گھروں میں چور داخل ہو کر ہمیں نقصان پہنچا سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔''

(خطبہ جمعہ 20 دسمبر 2013ء)

ماہِ مارچ کے اہم عالمی دن

(مکرم احمد مستنصر قمر صاحب)

23 مارچ کا دن جماعت احمدیہ کا عالمگیر دن ہے کیونکہ 23 مارچ 1889ء کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس الٰہی سلسلہ کی بنیاد رکھی اور 23 مارچ کو ہی وطن عزیز پاکستان کی قرارداد منظور ہوئی۔ مارچ میں ہی عالمی سطح پر منائے جانے والے بعض دنوں کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

عورتوں کا عالمی دن: یہ دن 8/مارچ کو منایا جاتا ہے اور اس میں عورتوں کا احترام، حقوق اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا پرچار کیا جاتا ہے۔ نیز اس دن کو دنیا بھر میں عورتوں کی اقتصادی، سیاسی اور معاشرتی حیثیت کو بہتر کرنے اور اس سلسلے میں اہم کارنامے انجام دینے والی عورتوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے منایا جاتا ہے۔ ابتداء میں یہ دن سوویت یونین اور مشرقی یورپ کے ممالک میں ایک سماجی تقریب کے طور پر منایا جاتا تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ اس نے عورتوں کے حقوق اور معاشرے میں ان کی اہم حیثیت کے پرچار کے حوالے سے ایک بین الاقوامی پروگرام کی شکل اختیار کر لی۔ اقوام متحدہ میں بھی اس دن کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

چڑیوں کا عالمی دن: یہ دن 20/مارچ کو منایا جاتا ہے جس کا مقصد دنیا بھر میں چڑیوں کی تعداد اور ان کی خوبصورتی کے بارے میں معلومات فراہم کرنا اور اس کی نسل کی حفاظت سے متعلق توجہ دلانا ہے۔ اس دن کی روح رواں بھارت کی تنظیم Nature Forever Society ہے جو فرانس کی ایک مشہور تنظیم Eco Sys اور بعض دیگر بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ مل کر اس دن کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے کوشاں ہے۔ تنظیم کے اہم مقاصد میں گھریلو چڑیوں کی خصوصی حفاظت کرنا، انہیں شکار سے بچانا اور دنیا بھر میں اس پرندے کی نسل کو قائم رکھنا ہے۔

نسل پرستی کے خاتمے کا عالمی دن: یہ دن 21 مارچ کو منایا جاتا ہے۔ 21/مارچ 1960ء کو جنوبی افریقہ میں پولیس نے سیاہ فام افریقی مظاہرین کے ایک گروہ پر جو نسل کشی اور نسل پرستی کے خاتمے کیلئے مظاہرہ کر رہے تھے، جنوبی افریقی سفید فام حکمرانوں کی پولیس نے فائرنگ کر کے 69 لوگوں کو قتل کر دیا تھا۔ چنانچہ 1966ء میں اقوام متحدہ نے اس دن کو نسل کشی کے عالمی دن کے طور پر منانے کا اعلان کیا۔

شاعری کا عالمی دن: یہ دن 21/مارچ کو منایا جاتا ہے اور اس کے منانے کی ترغیب اور اعلان اقوام متحدہ کی تنظیم یونیسکو نے 1999ء میں کیا۔ اس دن کو منانے کا مقصد دنیا بھر میں شعراء کی پذیرائی نیز اچھا لٹریچر پڑھنے، لکھنے اور شائع کرنے کے عمل کو تیز کرنا اور اس کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ نیز دنیا میں قائم ایسے اداروں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے جو شاعری کے

اسلوب سکھائے اور شاعری کی ترویج کے لئے کوشاں ہیں۔
پانی کا عالمی دن: یہ دن 22 مارچ کو منایا جاتا ہے اور اس کے منانے کا اعلان اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 1993ء میں کیا۔اس دن کو آبی ذرائع اور پانی کی بچت اور حفاظت کے سلسلے میں منایا جاتا ہے۔اقوام متحدہ میں اس سلسلے میں ایک ذیلی تنظیم UN Water کے نام سے بھی قائم ہے جو دنیا بھر میں پانی کے ضیاع کو روکنے کے لئے کوشاں ہے۔
ٹی بی کا عالمی دن: یہ دن ہر سال 24 مارچ کو منایا جاتا ہے اور اس کا مقصد دنیا بھر میں ٹی بی کے مرض سے متعلق آگاہی پیدا کرنا اور اس کے علاج کے سلسلے میں تحقیق کو ترویج دینا ہے۔ہر سال دنیا بھر میں اور خصوصاً تیسری دنیا کے ممالک میں 17 لاکھ افراد اس موذی مرض سے وفات پا جاتے ہیں۔

ایڈیٹر کی ڈاک

قارئین کرام ماہنامہ انصاراللہ کی خدمت میں مؤدبانہ سلام! اللہ تعالیٰ کرے کہ انصاراللہ ہمیشہ جوان رہیں۔
بہت سے احباب کرام از راہ شفقت رسالہ انصاراللہ کیلئے محنت سے مضامین بھجواتے ہیں۔جن میں زیادہ تر مطبوعہ مواد ہوتا ہے یا موضوعات ایسے ہوتے ہیں جن کا یہ رسالہ متحمل نہیں ہوسکتا ہے۔اس سلسلہ میں اہل قلم انصار سے گزارش ہے کہ دینی،تربیتی،علمی،طب وصحت،سادہ زندگی اپنانے کے فوائد اور روزمرہ کے مشاہدات،اصلاح و ارشاد تربیت اولاد،موجودہ دور کے تربیتی چیلنجز اور ان کا حل،نئی نسل کی دین و دنیا سنوارنے کے ذرائع اور انکی حفاظت کے طریق،انہیں سلسلہ سے وابستہ کرنے کی ذرائع،اردو زبان سیکھنے کی ضرورت واہمیت،کتب مسیح موعود پڑھنے اور سمجھنے کی ضرورت واہمیت،خطبات امام کی برکات اور نمازوں میں مداومت اختیار کرنے طریق وغیرہ نوعیت کے موضوعات پر دلچسپ اور مستند مضامین لکھے جاسکتے ہیں۔
ماہ جنوری میں ماہنامہ انصاراللہ کیلئے درج ذیل انصار کرام نے مضامین بھجوائے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اُن کے زور قلم میں مزید ترقی عطا فرمائے۔مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب فیصل آباد کی طرف سے دو مضامین،مکرم مبشر احمد طاہر صاحب لاہور کی طرف سے نو،مکرم منور احمد صاحب پنجاب سوسائٹی لاہور کی طرف سے ایک،مکرم طاہر محمود صاحب ماڈل کالونی کراچی کی طرف سے دو،۔مکرم قمرالدین صاحب ملتان کی طرف سے ایک اور مجلس دارالنور فیصل آباد کی طرف سے اکیس مضامین موصول ہوئے۔مضمون نگاروں میں مکرم اطہر زعیم جاوید صاحب،مکرم چوہدری غفور احمد صاحب،مکرم شیخ محمد نعیم صاحب،مکرم محمد نعیم ناصر صاحب،مکرم مظفر احمد صاحب،مکرم عبدالستار صاحب،مکرم شاہد محمود صاحب،مکرم ملک مبشر احمد صاحب،مکرم فقیر حسین صدیقی صاحب،مکرم مبشر ریاض صاحب،مکرم نعیم احمد شہزاد صاحب،مکرم طاہر فاروق صاحب اور مکرم شفقت محمود صاحب شامل ہیں۔جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار:مدیر

شذرات

دنیا ہماری عزت کیوں نہیں کرتی

انسانیت کے حقوق کے چارٹر پر عمل کیوں نہیں ہوتا

(جناب جاوید چوہدری صاحب)

اللہ کے آخری نبیؐ کا آخری خطبہ اللہ کے آخری دین کا آخری خاصہ تھا، یہ خطبہ دین بھی تھا، دنیا بھی، معاشرت بھی، آخرت بھی اور انسانیت بھی۔ یہ خطبہ بنیادی طور پر انسان، انسانیت اور انسانی حقوق کا چارٹر تھا اور یہ آج بھی چارٹر ہے، میرا ایمان ہے دنیا کا کوئی انسان اس وقت تک اچھا انسان اور دنیا کا کوئی معاشرہ اس وقت تک اچھا معاشرہ نہیں بن سکتا جب تک یہ اس چارٹر پر عمل نہیں کرتا کیونکہ یہ چارٹر انسان اور انسانیت دونوں کا جوہر ہے، یہ دونوں کا ایٹم، دونوں کی روح ہے، میں اس خطبے کے چند نقطے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اور اس کے بعد اسلامی جمہوریہ **پاکستان کے 18 کروڑ لوگوں اور دین کے دو کروڑ سپہ سالاروں سے ایک سوال کرتا ہوں۔ کیا یہ ملک، کیا آپ اور آپ کی تنظیمیں اس چارٹر پر پورا اترتی ہیں**؟ اگر ہاں تو میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے تیار ہوں اور اگر نہیں تو پھر مہربانی کر کے پارسائی کے دعوے بند کر دیجئے کیونکہ آپ اور میں دونوں نبی اکرمؐ کی حکم عدولی کے گناہ گار ہیں۔

میرے رسولؐ نے 10 ہجری 9 ذی الحجہ کے دن عرفات کے میدان میں کھڑے ہو کر فرمایا

''اے لوگو! تمہارے خون و مال اور عزتیں ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے پر قطعاً حرام کر دی گئیں، ان چیزوں کی اہمیت ایسی ہے جیسی تمہارے اس دن کی اور مبارک مہینہ (ذوالحجہ) کی خاص کر اس شہر میں ہے تم سب اللہ کے حضور پیش ہو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بازپرس فرمائے گا ''آپ اپنے گریبان میں جھانکئے اور جواب دیجئے، کیا ہمارے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کی جان، مال اور عزت محفوظ ہے؟ کیا ہم اپنے محترم مہینوں اور دنوں کا احترام کرتے ہیں؟ اگر ہاں تو پھر مسجدوں، امام بارگاہوں اور قبرستانوں میں بم پھاڑنے والے کون ہیں اور سکولوں پر خودکش حملے کیوں ہو رہے ہیں؟ اور محرم اور ربیع الاول کے مہینوں میں ڈبل سواری پر پابندی کیوں لگتی ہے اور موبائل سروس کیوں معطل ہوتی ہے؟ فرمایا ''عورتوں کے بارہ میں اللہ سے ڈرتے رہو، تم نے انہیں اللہ کی امان کے ساتھ نکاح میں لیا، یہ تمہارے پاس اللہ کی امانت ہیں تم رواج کے مطابق ان کے لباس اور خوراک کا بندوبست کرو، اچھے سلوک کی تاکید کرو کیونکہ یہ تمہارے زیردست ہیں'' آپ اپنے گریبانوں میں جھانکئے اور بتائیے، کیا خواتین بالخصوص بیگمات کے ساتھ ہمارا رویہ اس معیار پر پورا اترتا ہے؟ اگر ہاں تو پھر اس معاشرے میں ونی اور سورا کی رسمیں کیوں ہیں؟ عورتوں کے منہ پر تیزاب پھینکنے والے لوگ کون ہیں؟ بیویوں پر انسانیت سوز تشدد کون کر رہا ہے؟ اور اس معاشرے کی عورت کو مومن عورت کا حق کون نہیں دے رہا؟ فرمایا ''ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، کسی کے

لئے جائز نہیں، یہ اپنے بھائی کے مال سے کوئی چیز اس کی اجازت کے بغیر لے۔ جو کام کرو اللہ کی رضا کے لئے کرو، حاکم وقت کو از خیر خواہی نصیحت کرنا، مسلمانوں کی جماعت میں شامل رہنا، غلام کو وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو، اس سے غلطی ہو جائے تو اسے سزا نہ دینا اور تین بار فرمایا، میں تمہیں پڑوسی کے بارہ میں نصیحت کرتا ہوں، پھر فرمایا وارث کے لئے جائیداد میں حصہ ہے، عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت ہے اور نہ ہی سرخ رنگ والے کو کالے پر اور اللہ کی نظر میں صرف متقی مکرم ہیں" آپ گریبان میں جھانکئے اور بتایئے، کیا ہم دوسرے مسلمانوں کو اپنا بھائی سمجھ رہے ہیں؟ کیا ہم خود مسلمانوں کی جماعت میں رہتے ہیں؟ اور کیا ہم دوسروں کو بھی رہنے دیتے ہیں؟ کیا ہمارے ماتحت، ہمارے ملازمین بھی ہمارے طرح خوشحال ہیں؟ کیا ہمارے پڑوسی ہم سے خوش ہیں؟ کیا ہم اپنے تمام وارثوں کو حصہ دے رہے ہیں اور کیا اس معاشرے میں گورا اور کالا برابر ہیں؟ اگر ہاں تو پھر مسلمانوں کو کافر قرار دینے والے مسلمان کون ہیں؟ ہمارے ملازمین ہڑتالیں کیوں کر رہے ہیں؟ عدالتوں میں وراثت کے لاکھوں مقدمے کیوں چل رہے ہیں؟ ہمارے ہمسائے فون کر کے پولیس کو کیوں بلا لیتے ہیں؟ لوگ رنگ گورا کرنے کی کریمیں کیوں استعمال کرتے ہیں اور ہم اپنے ناموں کے ساتھ اپنے بلند مرتبت قبیلوں، خاندانوں اور مکاتب فکر کے حوالے کیوں لکھتے ہیں اور ملک کے علمائے کرام اس دوڑ میں عام لوگوں سے آگے کیوں ہیں؟ یہ لوگ تقوی کی بجائے نقوی، بریلوی، نقش بندی، قادری، مشہدی، نجفی اور دیوبندی کو اپنی دستار کیوں بناتے ہیں؟ بتایئے جواب دیجئے۔ فرمایا "میرے بعد دشمن بن کر ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا، میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں یہ تھامے رکھو گے تو کبھی نہیں بھٹکو گے، اللہ کی کتاب اور میری سنت"۔ آپ اپنے گریبانوں میں جھانکئے اور جواب دیجئے کیا ہم ایک دوسرے کے دشمن بن کر ایک دوسرے کو قتل نہیں کر رہے، کیا امت آج تک قرآن مجید اور سنت پر متفق ہوئی؟ کیا ہم چودہ سو سال سے قرآن مجید کے مطالب پر نہیں لڑ رہے؟ کیا ہم سنت میں سے فرقے نہیں نکال رہے؟ کیا یہ سچ نہیں؟ اللہ کے رسولؐ نے ہمارے لئے صرف کتاب اور سنت چھوڑی تھی لیکن ہم نے ان میں سنی، شیعہ، اہلحدیث اور بریلوی کو بھی شامل کر دیا، اللہ تعالی اور اس کے رسول کی مسجد صرف مسجد تھی لیکن ہم نے اسے سنیوں، وہابیوں، شیعوں اور بریلویوں کی مسجد بنا دیا۔ ہم تو آج تک اس بات پر لڑ رہے ہیں کہ رسول اللہؐ اور ان کے صحابہؓ دنیا سے رخصتی کے باوجود زندہ ہیں یا مکمل طور پر پردہ فرما چکے ہیں۔ ہمارے نفاق کی حالت تو یہ ہے ہم آج تک داڑھی اور مسواک کا سائز طے کر رہے ہیں۔ ہمارے ٹخنے نماز کے دوران ننگے ہونے چاہئیں یا ڈھکے ہوئے اور پردے کے لئے برقعہ لازمی ہے یا سکارف سے بھی کام چل جائے گا ہم آج تک یہ فیصلہ نہیں کر سکے، ہم آج تک نماز کے دوران دونوں پاؤں کے فاصلے کا فیصلہ نہیں کر سکے۔ ہم سے شلوار اور پتلون کا مقدار کا فیصلہ نہیں ہو سکا۔ ہم نماز کے دوران آمین کی آواز کی پچ متعین نہیں کر سکے۔ ہم یہ فیصلہ نہیں کر سکے صرف دینی علم کافی ہے یا پھر اس میں سائنس کی گنجائش بھی موجود ہے۔

اللہ کے رسولؐ نے اپنے آخری خطبہ میں فرمایا تھا "قتل نہ کرنا اور قرآن اور سنت کو تھامے رکھنا" لیکن ہم نے قرآن اور سنت کو اپنے مسلمان بھائیوں کے قتل کی وجہ بنا لیا۔ کیا یہ اسلام ہے؟ کیا یہ شریعت ہے؟ اگر نہیں تو پھر مساجد کو فرقہ

واریت، سنت اور قرآن کو اختلافات کا ذریعہ بنانے والے لوگ کون ہیں؟ آپ مسلمان ہیں اور عالم دین ہیں تو پہلے تقویٰ کو فضیلت کی بنیاد بنایئے۔ گورے اور کالے اور عربی اور عجمی کی تفریق ختم کیجئے۔ اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا دوسروں سے منسوب کرنا بند کیجئے۔ وارثوں کو پورا حصہ دیجئے اور وراثت میں اپنے حق سے زیادہ وصول کرنا بند کیجئے۔ مسجدوں اور درگاہوں کو وراثت بنانا بند کیجئے، پڑوسی سے وہ حسن سلوک کیجئے جس کا رسول اللہؐ نے حکم دیا تھا۔ ملازموں کو معاف کرنا شروع کیجئے، اللہ کی رضا کو اپنے اعمال کا مرکز بنایئے۔ مسلمانوں کو دائرہ اسلام کے مرکز سے خارج کرنا بند کیجئے۔ بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کیجئے اور **اللہ کے رسول نے آخری خطبہ میں چار مہینوں کو احترام کے مہینے قرار دیا تھا۔ کم از کم ان مہینوں میں نفاق اور نفرت کا کاروبار بند کیجئے۔ ان مہینوں کو اتنا احترام دے دیجئے کہ ریاست کو موبائل فون بند کرنا پڑیں، ایمرجنسی لگانا پڑے، پولیس تعینات کرنا پڑے اور نہ ہی ڈبل سواری پر پابندی لگانا پڑے اور مسلمانوں کی جان، مال اور عزت کو اپنے اوپر حرام قرار دے دیجئے اور اس کے بعد میرے جیسے گناہ گاروں کی اصلاح فرمایئے۔ ہم جیسے دنیا دار لوگ آپ کے سائے میں بیٹھنا عبادت سمجھیں گے۔** مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے اللہ کے آخری نبیؐ کا آخری خطبہ دنیا کا عظیم چارٹر تھا لیکن ہم لوگ اس پورے چارٹر کو اپنی ذات اور معاشرے پر نافذ کرنے کی بجائے اس میں سے صرف سود کا حصہ اٹھاتے ہیں اور ریاست کو حکم دیتے ہیں کہ "آپ فوری طور پر بلا سود بینکاری شروع کر دیں" سود اسلام میں حرام ہے اور ہم جب تک اسے حرام نہیں سمجھتے ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا۔ لیکن کیا عورتوں کے منہ پر تیزاب پھینکنا، مزارعوں کو غلام بنا کر رکھنا، خواتین کی شادی قرآن مجید سے کر دینا، معصوم بچیاں ونی کر دینا، نسل اور خاندان کی بنیاد پر انسانوں کو اچھا یا بُرا سمجھنا، مسجد، درگاہ اور مزار کو وراثت بنالینا، **کلمہ گو مسلمان کو کافر قرار دینا، عبادت کو اپنی اہلیت سمجھ لینا اور دوسروں کے قتل کے فتوے جاری کر دینا، کیا یہ حلال ہے؟ کیا یہ جائز ہے؟ ہمارے رسولؐ نے ایک انسان کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیا تھا لیکن ہم پچاس پچاس ہزار مرتبہ انسانیت کے قتل کے بعد بھی خود کو مسلمان کہتے ہیں۔ اللہ کے رسولؐ نے حضرت ابوسفیانؓ کے گھر میں پناہ لینے والوں کو پناہ دی تھی لیکن ہم مسجدوں میں بیٹھے مسلمانوں کو پناہ نہیں دیتے۔** اللہ کے رسول نے آخری خطبہ میں قتل معاف کر دیئے تھے اور ان قتلوں میں ربیعہ بن حارث کے دودھ پیتے بیٹے کا قتل بھی شامل تھا **لیکن ہم صرف شناختی کارڈ دیکھ کر دوسروں کو قتل کر دیتے ہیں۔ کیا یہ شریعت ہے اور کیا ہم اس ملک میں یہ شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں؟ خدا کو مانیں۔ اسلام صرف تلوار، کوڑا اور پتھر نہیں تھا۔ یہ صرف داڑھی، تسبیح، سجدہ اور روزہ بھی نہیں تھا۔ یہ برداشت، انکسار، حلیمی، شائستگی، توازن، فرائض، عدل اور احترام کا مذہب تھا لیکن ہم نے اس سے عدل، فرض، توازن، شائستگی، حلم، انکسار اور برداشت نکال دی۔ ہم نے انسانیت کا چارٹر الماری میں بند کر دیا اور پتھر، کوڑے اور تلوار میز پر رکھ دیئے اور ساتھ ہی ہم حیرت سے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں "دنیا ہماری عزت کیوں نہیں کرتی"** ہم کس قدر بے وقوف ہیں۔ ہم یہ تک نہیں جانتے ہم نے جب **اپنے رسولؐ کے احکامات کی عزت نہیں** کی تو دنیا ہماری عزت کیوں کرے گی۔

(بشکریہ روزنامہ ایکسپریس فیصل آباد 13 فروری 2014ء)

(مرسلہ کلیم اللہ باجوہ صاحب)

الوداعی تقریب

اراکین مجلس عاملہ، ناظمین علاقہ، ناظمین اضلاع

(مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اوّل)

مورخہ 26؍جنوری 2014ء بروز اتوار ایوانِ ناصر مجلس انصاراللہ پاکستان میں اس سال الوداع ہونے والے اراکین عاملہ اور بعض دیگر عہدیداران مجلس انصاراللہ پاکستان کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب منعقد ہوئی۔ نیز گزشتہ 4 سال کے ایسے مرکزی، علاقائی یا ضلعی عہدیداران کو بھی اس میں شامل کیا گیا جن کے لئے قبل ازیں الوداعی تقریب کا اہتمام نہ ہو سکا تھا۔

یہ تقریب سہ ماہی اول کی مرکزی میٹنگ کے موقع پر منعقد ہوئی جس میں اراکین عاملہ مجلس انصاراللہ پاکستان، ناظمین علاقہ، ناظمین اضلاع اور زعماء اعلیٰ مجالس نے شرکت کی۔ یہ تقریب مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب رکن خصوصی مجلس انصاراللہ پاکستان نے بھی خصوصی طور پر شرکت فرمائی۔ تقریب کے آغاز پر خاکسار نے ان اراکین کی خدمات کا اختصار کے ساتھ تذکرہ کیا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ اختتامی دعا مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے کروائی۔ اس کے بعد ان تمام معزز اراکین کے اعزاز میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب خدمت کرنے والوں کو اجر عظیم سے نوازے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

رخصت ہونے والے اراکین عاملہ میں

1 مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب — 2010ء تا 2013ء۔ چار سال نائب صدر صف دوم رہے۔

2 مکرم منیر احمد بسمل صاحب — 2002ء تا 2013ء۔ بارہ سال رکن مجلس عاملہ رہے اور بطور قائد تجنید، قائد عمومی، قائد تعلیم القرآن اور معاون صدر کی خدمات سرانجام دیں۔

3 مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب — 2004ء تا 2011ء مجلس عاملہ کے رکن رہے۔ آپ 6 سال نائب صدر صف دوم قائد تربیت اور قائد تربیت نومبائعین رہے۔

4 مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب — تین سال معاون صدر رہے۔

ناظمین علاقہ میں سے رخصت ہونے والے

1 مکرم احمد لطیف فیضی صاحب — 2009ء تا 2013ء۔ پانچ سال ناظم علاقہ راولپنڈی رہے۔

2 مکرم مذیر حسین نعیم صاحب — 2006ء تا 2013ء۔ آٹھ سال ناظم علاقہ بہاولپور رہے۔

ناظمین اضلاع میں رخصت ہونے والے

1	مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب	2011ء تا 2013ء	تین سال ناظم ضلع اٹک رہے۔
2	مکرم نثار احمد شمس صاحب	2008ء تا 2012ء	پانچ سال ناظم ضلع جھنگ رہے۔
3	مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب	2011تا2012ء	دو سال ناظم ضلع چکوال رہے۔
4	مکرم عبدالمجید باجوہ صاحب	2008تا2011ء	چار سال ناظم ضلع خانیوال رہے۔
5	مکرم ملک نصیر احمد شاہد صاحب	2012تا2013ء	دو سال ناظم ضلع خانیوال رہے۔
6	مکرم ملک سعید احمد صاحب	2010تا2012ء	تین سال ناظم ضلع لودھراں رہے۔
7	مکرم عامر فاروق صاحب	2012ء	ایک سال ناظم ضلع لودھراں رہے۔
8	مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب	2009تا2012ء	چار سال ناظم ضلع نارووال رہے۔
9	مکرم رفیع احمد طاہر صاحب	2009تا2013ء	پانچ سال ناظم ضلع ننکانہ رہے۔
10	مکرم چوہدری رشید احمد صاحب	2009تا2012ء	چار سال ناظم ضلع وہاڑی رہے۔
11	مکرم عبدالسلام عارف صاحب	2009تا2013ء	پانچ سال ناظم ضلع میرپورخاص سندھ رہے۔
12	مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب	2008تا2010ء	دو سال ناظم ضلع نواب شاہ رہے۔
13	مکرم عبداللطیف علوی صاحب	2012ء	ایک سال ناظم ضلع نواب شاہ رہے۔
14	مکرم ڈاکٹر حامد احمد صاحب	2006تا2012ء	سات سال ناظم ضلع پشاور رہے۔
15	مکرم مقصود احمد صاحب	2013ء	ایک سال ناظم ضلع پشاور رہے۔
16	مکرم ملک محمد سجاد اکبر صاحب	2009تا2011ء	تین سال ناظم ضلع فیصل آباد رہے۔
17	مکرم چوہدری فرید احمد صاحب	2012تا2013ء	دو سال ناظم ضلع فیصل آباد رہے۔
18	مکرم مہر اوصاف احمد صاحب	2005تا2011ء	سات سال ناظم ضلع مظفرگڑھ رہے۔
19	مکرم چوہدری عنایت اللہ ٹھوال صاحب	2006تا2011ء	چھ سال ناظم ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ رہے۔
20	مکرم ڈاکٹر جاوید اقبال انجم صاحب	2008تا2011ء	چار سال ناظم ضلع گوجرانوالہ رہے۔
21	مکرم نوید احمد خاں صاحب	2007تا2010ء	چار سال ناظم ضلع راولپنڈی رہے۔
22	مکرم رانا محمد سرور صاحب	2006تا2008ء	تین سال ناظم ضلع اوکاڑہ رہے۔
23	مکرم کرنل ظفر علی صاحب	2008تا2012ء	پانچ سال ناظم ضلع اوکاڑہ رہے۔
24	مکرم نصیر احمد گوندل صاحب	2006تا2012ء	سات سال ناظم ضلع بدین رہے۔
25	مکرم محمود احمد خاں صاحب	2010تا2012ء	چار سال ناظم ضلع میانوالی رہے۔

فاستبقوا الخیرات

(قیادت اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان)

الحمدللہ کہ رسالہ "**ماہنامہ انصاراللہ**" کامیابی کے ساتھ ترقیات کی منازل طے کر رہا ہے۔قیادت اشاعت کی طرف سے ہر ناصر بھائی کو اسے خرید کر پڑھنے کی درخواست کی جاتی ہے۔امسال تمام مجالس کی تجنید کے مقابل پر 60 فیصد خریداری کی توقع کی جارہی ہے۔یہاں بغرض دعا، ریکارڈ اور حوصلہ افزائی کے ان علاقہ جات / اضلاع اور مجالس کے نام دیئے جارہے ہیں جنہوں نے اس کی خریداری میں نمایاں کردار ادا کیا ہے اور خریداری کو 60 فیصد تک یا اس سے زیادہ تک پہنچایا ہے۔**فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء**۔

60 فیصد کے ٹارگٹ سے کم والے علاقہ جات / اضلاع اور مجالس سے درخواست ہے کہ وہ بھی مسابقت کی اس دوڑ میں ضرور شامل ہوں۔

☆ **100% یا اس سے زائد والے اضلاع / علاقے**

علاقہ لاہور: خریداری کے علاوہ 1000 پرچوں کی مالی اعانت کرنے والا علاقہ

کراچی 105%	سانگھڑ 100%	میانوالی 100%

☆ **60% کے ٹارگٹ کو پورا کرنے والے اضلاع / علاقے**

لاہور 84%	راولپنڈی 76%	اسلام آباد 69%	ساہیوال 60%	علاقہ راولپنڈی 70%

☆ **100% یا اس سے زائد والی مجالس علیاء**

کراچی گلزار ہجری 104%	لاہور شالی چھاؤنی 101%	لاہور جوہر ٹاؤن 107%	لاہور کیولری گراؤنڈ 103%
لاہور سلطان پورہ 143%	کراچی گلشن اقبال غربی 120%	لاہور بیت النور 105%	لاہور گلشن پارک 107%
کراچی ہاؤسنگ سوسائٹی 109%	کراچی گلشن اقبال شرقی 125%	کراچی اورنگی ٹاؤن 160%	کراچی بحریہ سوسائٹی 125%
کراچی بلدیہ ٹاؤن 111%	کراچی ڈرگ روڈ 141%	کراچی ڈرگ کالونی 109%	کراچی النور 103%
کراچی کلفٹن 127%	کراچی عزیز آباد 119%	کراچی مارٹن روڈ 111%	کراچی گلستان جوہر شمالی 114%
کراچی صدر 109%	فیصل ٹاؤن لاہور 100%	اسلام آباد بہارہ کہو 100%	کراچی ماڈل کالونی 100%
فیصل آباد دارالنور 117%			

☆ **ماہنامہ انصاراللہ کی خریداری کے اعتبار سے 60% ٹارگٹ پورا کرنے والی مجالس علیاء**

اسلام آباد شرقی 68%	اسلام آباد غربی 69%	اسلام آباد وسطی 81%	اسلام آباد شمالی 70%
اسلام آباد جنوبی 95%	اوکاڑہ شہر 62%	پشاور روڈ راولپنڈی 94%	راولپنڈی، ایوان توحید 75%

واہ کینٹ راولپنڈی 88%	فیصل آباد دارالذکر 96%	دارالفضل فیصل آباد 77%	دارالحمد فیصل آباد 75%
کریم نگر فیصل آباد 86%	فضل عمر فیصل آباد 93%	سرگودھا شہر 75%	گجرات شہر 71%
ملتان غربی، بیت السلام 64%	لاہور دارالسلام 76%	لاہور بیت الاحد 94%	لاہور بھاٹی گیٹ 96
لاہور بیت التوحید 68%	لاہور ٹاؤن شپ 96%	لاہور دہلی گیٹ 94%	لاہور نشاط کالونی 88%
لاہور شالامار ٹاؤن 63%	لاہور گلبرگ 93%	لاہور سمن آباد 62%	لاہور کوٹ لکھپت 97%
لاہور گرین ٹاؤن 93%	لاہور گلشن راوی 62%	حیدرآباد لطیف آباد 62%	لاہور واپڈا ٹاؤن 81%
لاہور سبزہ زار 89%	لاہور والٹن ڈیفنس 97%	لاہور مسرور بلاک 89	لاہور کینال بینک 77%
لاہور جنوبی چھاؤنی 83%	لاہور پنجاب سوسائٹی 93%	کراچی رفاہ عام سوسائٹی 93%	کراچی تیموریہ 84%
کراچی کورنگی 81%	لاہور ناصر بلاک 85%	لاہور مغل پورہ 92%	لاہور الطاف پارک 97%
کراچی گلشن حدید 98%	کراچی گلشن سرسید 64%	کراچی گلشن جامی 99%	کراچی گلستان جوہر جنوبی 98%
النور راولپنڈی 88%	کراچی محمود آباد 88%	کراچی نارتھ 77%	کراچی ناظم آباد 73%
کراچی گلشن عمیر 76%	لاہور طاہر بلاک 97%	کنری عمرکوٹ 62%	پشاور چھاؤنی 78%
کوجرانوالہ شرقی 61%			

جماعتی میٹنگز میں شمولیت کی اہمیت

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”غفلت کو دور کرو اور اپنے اندر یہ احساس پیدا کرو کہ جو شخص سلسلہ کی میٹنگ میں شامل ہوتا ہے اس پر اس قدر انعام ہوتا ہے کہ امریکہ کی کونسل کی ممبری بھی اس کے سامنے کمتر ہے۔ سو اسے سو (100) حرج کر کے بھی اُس میٹنگ میں شامل ہونا چاہئے اگر وہ اس میٹنگ میں شامل نہیں ہوتا تو اس کی غیر حاضری کی وجہ سے سلسلہ کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا لیکن وہ فرد الٰہی انعامات سے محروم ہو جائے گا“

(رپورٹ مجلس شوریٰ، ربوہ 1956ء صفحہ 25,24)

اخبار مجالس

(قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

ریفریشر کورسز میٹنگز و اجلاسات

12،11 جنوری نظامت انصاراللہ علاقہ سرگودھا کے زیر اہتمام سالانہ ریفریشر کورس ایوانِ ناصر نمبر 2 میں منعقد ہوا۔ نئی عاملہ اور شعبہ جات کا تعارف کروایا گیا، ریفریشر کورس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے خطاب کیا ان کے علاوہ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اوّل اور دیگر قائدین کرام نے اپنے شعبہ جات کے بارہ میں ہدایات دیں۔ 5 اضلاع کے ناظمین سمیت حاضری 26 رہی۔

14 جنوری نظامت انصاراللہ ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام ممبران مجلس عاملہ و نگران حلقہ جات کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب نے کی اور تمام شعبہ جات کا جائزہ لیا اور تفصیلی ہدایات بھی دیں۔ حاضری 22 رہی۔

17 جنوری نظامت انصاراللہ ضلع میرپور آزاد کشمیر کے زیر اہتمام سالانہ ریفریشر کورس عاملہ انصاراللہ ضلع و علاقہ اور مقامی مجالس پر مشتمل مجلس نیوسٹی میں منعقد ہوا جس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شمولیت فرمائی ان کے ساتھ مکرم وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ یوکے نے بھی شمولیت فرمائی، مکرم صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے گزشتہ سال کا جائزہ پیش کیا اور شعبہ جات کے بارہ میں تفصیلی راہنمائی فرمائی۔ حاضری 243 رہی۔

20 جنوری مجلس انصاراللہ دارالذکر فیصل آباد میں کلاس داعیان (بیت الامان) میں منعقد ہوئی جس میں مرکز سے مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح و ارشاد نے شمولیت کی۔ حاضری انصار 23، خدام 22، اطفال 9 اور مہمان 2 رہی۔

20 جنوری مجلس انصاراللہ دارالحمد فیصل آباد میں کلاس داعیان کا انعقاد ہوا جس میں مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب نائب قائد اصلاح و ارشاد نے شمولیت کی۔ حاضری 30 رہی۔

21 جنوری مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام دفتر مقامی کے ہال میں جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب منعقد ہوا۔ دعا اور سیرت النبیؐ کے موضوع پر ایک پُرمغز تقریر کی گئی۔ حاضری 212 رہی۔

24 جنوری مجلس انصاراللہ چک 9 بیلیار ضلع سرگودھا میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ مرکز سے مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح و ارشاد نے شمولیت کی۔ حاضری انصار 30، خدام 10 اور اطفال 8 رہی۔

24 جنوری مجلس انصاراللہ بھلوال میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ مرکز سے مکرم عبدالقدیر قمر صاحب نائب قائد اصلاح و ارشاد نے شمولیت کی اور سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقریر کی۔ حاضری انصار 18، خدام 18 اور اطفال 4 رہی۔

26 جنوری مجلس انصاراللہ ڈرگ کالونی کراچی کا اجلاس عام اور جلسہ سیرت النبیؐ مکرم ڈاکٹر مسرور احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ سیرت النبیؐ اور تربیت اولاد کے حوالے سے تقاریر کی گئیں۔ حاضری انصار 28، خدام 3 اور اطفال 7 رہی۔

29 جنوری مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام خدام سے انصار میں شامل ہونے والے انصار کو خوش آمدید کہنے اور ان سے تعارف کی غرض سے اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب نمائندہ نائب صدر صف دوم اور مکرم مشہود احمد صاحب قائد تجنید مجلس انصاراللہ پاکستان نے شمولیت کی اور خطاب کیا۔ حاضری انصار 72 رہی۔

31 جنوری نظامت انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام

سالانہ ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان اور مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شمولیت کی اور قیمتی ہدایات دیں، عہدیداران کو اسلامی شعائر اپنانے کی تلقین کی حاضری عہدیداران 36 رہی۔

2 فروری نظامت انصاراللہ ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام عاملہ ضلع و علاقہ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شرکت کی اور شعبہ جات کے بارہ میں ضروری ہدایات اور نصائح کیں۔ حاضری 39 رہی۔

2 فروری نظامت انصاراللہ ضلع سیالکوٹ کے عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان اور مکرم مرزا فضل احمد صاحب نائب صدر صف دوم نے شمولیت کی۔ شعبہ جات کا جائزہ پیش کیا گیا اور ہدایات و نصائح کیں۔ حاضری 82 رہی۔

2 فروری مجلس انصاراللہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور کے عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم زعیم اعلیٰ صاحب نے شعبہ جات کے بارہ میں عہدیداران کو مرکزی میٹنگ کے مطابق ہدایات دیں۔ حاضری 17 رہی۔

5 فروری نظامت انصاراللہ ضلع ننکانہ و بھوڑو کے عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن نے شمولیت کی۔ شعبہ جات کا جائزہ پیش کیا اور ضروری ہدایات دیں۔ حاضری 92 رہی۔

5 فروری نظامت انصاراللہ ضلع ملتان کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس نے شمولیت کی۔ شعبہ جات کے جائزے پیش کر کے ہدایات و نصائح سے نوازا۔ حاضری 80 رہی۔

5 فروری نظامت انصاراللہ علاقہ ملتان کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس نے شمولیت کی۔ شعبہ جات کے مطابق جائزہ پیش کیا گیا اور ہدایات و نصائح سے نوازا۔ حاضری 24 رہی۔

5 فروری مجلس انصاراللہ لالیاں ضلع چنیوٹ میں جلسہ سیرت النبیؐ اور 8 بچوں کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مرکز سے مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح و ارشاد نے شرکت کی۔ حاضری 65 رہی۔

9 فروری مجلس انصاراللہ دارالفضل فیصل آباد میں ریفریشر کورس اور کلاس داعیان کا انعقاد ہوا جس میں مرکز سے مکرم مظفر احمد درانی صاحب معاون صدر اور مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ اصلاح وارشاد نے شرکت کی۔ حاضری ریفریشر کورس 20 عہدیداران اور حاضری کلاس 29 رہی۔

9 فروری مجلس انصاراللہ دارالذکر فیصل آباد کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن اور مکرم شکیل احمد قریشی صاحب نائب قائد عمومی نے شمولیت کی۔ شعبہ جات کے حوالے سے ہدایات دیں۔ حاضری 38 رہی۔

9 فروری مجلس انصاراللہ گوجرہ ضلع ٹوبہ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد، مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب نائب قائد اصلاح وارشاد اور مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد تربیت نومبائعین نے شمولیت کی۔ شعبہ جات کا جائزہ پیش کیا اور ہدایات سے نوازا۔ حاضری 50 رہی۔

9 فروری نظامت انصاراللہ ضلع حافظ آباد کا روحانی خزائن جلد 19 کے حوالے سے پروگرام منعقد ہوا جس میں مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد تربیت نومبائعین نے شمولیت کی مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے تقریر کی۔ حاضری 113 رہی

11 فروری مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے عہدیداران، منتظمین، زعماء حلقہ جات اور بلاک لیڈران کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس کے علاوہ دیگر عہدیداران نے اپنے اپنے شعبہ جات کے حوالے سے ہدایات دیں۔ حاضری 92 رہی۔

میڈیکل کیمپس و ایثار (خدمت خلق)

ماہ جنوری نظامت انصاراللہ ضلع نارووال کے زیر اہتمام مجلس انصاراللہ پاکستان کے شعبہ ایثار نے بمقام جماعت دھرگ میں

میڈیکل کیمپ لگایا گیا 400 مریضوں کوادویات دی گئیں۔

ماہ جنوری مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے 10 حلقہ جات نے ربوہ کے گردونواح میں 11 مقامات پر میڈیکل کیمپس لگائے جن میں 13 ڈاکٹرز اور 8 ڈسپنسر صاحبان نے خدمت کی توفیق پائی اور 761 مریضوں کو ادویات دی گئیں اس کے علاوہ 282 مریضوں کا علاج کروایا گیا۔ مبلغ 1,49,876 روپے سے امداد غرباء و مستحقین کی گئی اور 6 انصار صف دوم نے خون کا عطیہ دیا۔

ماہ جنوری مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیراہتمام 3 محلہ جات (دارالیمن غربی شکر، دارالعلوم شرقی نور اور فیکٹری ایریا احمد) نے مختلف مقامات پر میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا۔ جن میں مجموعی طور پر 180 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

26 جنوری مجلس انصاراللہ ملتان شرقی کے زیراہتمام بمقام چاہ ویل والا میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں ایک ڈاکٹر، دو انصار اور دو اطفال نے خدمت کی توفیق پائی اور 145 مریضوں کا معائنہ اور ادویات دی گئیں۔

5 تا 6 فروری قیادت ایثار مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیراہتمام کھائی مجوکہ، ہمر آباد اور بیلووینس ضلع خوشاب میں میڈیکل کیمپس کا انعقاد ہوا کل 1600 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

وقار عمل

ماہ جنوری مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے تحت 35 حلقہ جات کی طرف سے 48 وقار عمل کیے گئے جن میں 1411 انصار شامل ہوئے، وقار عمل کے ذریعے بیوت الذکر، راستوں، گلیوں، خالی پلاٹس اور ماحول کی صفائی کی گئی۔

ذہانت و صحت جسمانی

29 دسمبر مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیراہتمام سالانہ علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے جن میں تلاوت، نظم اور تقریر کے علمی جبکہ کلائی پکڑنا اور بیڈمنٹن سنگل صف اول و دوم کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

10 جنوری نظامت انصاراللہ ضلع میرپور آزاد کشمیر کے زیر اہتمام مجلس نیوسٹی میں مکرم ڈاکٹر خواجہ حبیب الرحمٰن صاحب نے حفظانِ صحت کے بارہ میں لیکچر دیا۔ حاضری 52 انصار، 38 خدام اور 18 اطفال رہی۔

12 جنوری نظامت انصاراللہ علاقہ سرگودہا کی رسہ کشی اور والی بال کی ٹیموں اور مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کی ٹیموں کے مابین دوستانہ میچ ہوا۔ والی بال ربوہ اور رسہ کشی کا مقابلہ علاقہ سرگودہا نے جیتا۔

24 جنوری مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد کے دو حلقہ جات (گلستان کالونی، اسلامیہ کالج) میں پکنک کے پروگرام ہوئے جن میں حاضری انصار 21 اور خدام 12 رہی۔

ماہنامہ انصاراللہ کی توسیع اشاعت

☆ جو انصار بھائی ابھی تک ماہنامہ انصاراللہ کے خریدار نہیں بنے ان سے درخواست ہے کہ صرف 300 روپے بھجوا کر سال بھر کے لئے ماہنامہ انصاراللہ جیسے تربیتی و علمی رسالہ کے خریدار بنیں۔

چندہ کی ادائیگی

☆ مجلس شوریٰ 2013ء کے فیصلہ کے مطابق **"رسالہ ماہنامہ انصاراللہ"** کا چندہ پیشگی ادا کرنا ہے۔ براہ کرم اپنے چندہ جات کی شروع سال سے ہی ادائیگی فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ نیز اپنے پتہ جات میں کسی بھی قسم کی تبدیلی سے فوری طور پر دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر ماہنامہ انصاراللہ پاکستان)

راہِ مولیٰ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

مکرم ڈاکٹر سید طاہر احمد صاحب

''......مرحوم انتہائی نفیس طبیعت کے مالک تھے۔ بڑے ہنس مکھ، صلح جو، ملنسار۔ آپ کا حلقہ احباب انتہائی وسیع تھا۔ اپنے علاقے میں ایک معزز شخصیت تھے .... عزیز رشتہ داروں کے ساتھ بھی بہت اچھا تعلق تھا۔ اگر کوئی زیادتی بھی کر جاتا تو درگزر کرتے اور خود آگے بڑھ کر صلح کا ہاتھ بڑھاتے۔ آپ ایک کامیاب ہومیوپیتھی ڈاکٹر بھی تھے .... نمازوں کے پابند اور باقاعدگی کے ساتھ تہجد کا التزام بھی کیا کرتے تھے .... انتہائی شفیق باپ اور بچوں کی پڑھائی اور تربیت پر توجہ دینے والے'' (خطبہ جمعہ 6 ستمبر 2013ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 27 ستمبر تا 3 اکتوبر 2013ء)

مکرم بشیر احمد کیانی صاحب

''مرحوم کی عمر اڑسٹھ (68) سال تھی۔ بڑے خوش اخلاق تھے اور جذباتی طبیعت کے مالک تھے۔ دعوتِ الی اللہ کے انتہائی شوقین تھے .... انتہائی دلیر اور بہادر شخصیت کے مالک تھے۔ یکے بعد دیگرے داماد اور بیٹے کی شہادت کے بعد خوفزدہ نہیں تھے بلکہ اپنی اولاد کو حوصلے کی تلقین کیا کرتے تھے'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 15 نومبر 2013ء)

عزیزم ارسلان سرور صاحب

''عزیزم ارسلان سرور .... ہردلعزیز تھا۔ وہاں کے غیر از جماعت بھی تعزیت کے لئے ان کے گھر آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھا اور چودہ سال کی عمر میں وصیت کی تھی۔ خدام الاحمدیہ سیٹلائٹ ٹاؤن میں سائق کے طور پر کام کر رہا تھا۔ پہلے بھی اطفال الاحمدیہ میں خدمات بجالاتا رہا۔ اس کے بھائی بھی مختلف جماعتی خدمات پر مامور ہیں۔ ......ارسلان سرور مرحوم اور اُن کے تمام بھائی خدام الاحمدیہ کے بڑے فعال رُکن ہیں اور وہ حفاظتی ڈیوٹیاں اور دیگر تنظیمی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہیں .... نمازوں میں باقاعدہ تھا اور نمازوں میں سوز و گداز تھا .... اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے'' (خطبہ جمعہ 17 جنوری 2014ء)

Monthly
ANSARULLAH
Regd #: FR - 8
ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org
Ph.: 047-6212892
Fax: 047-6214631
Cell: 0336-7700250
March 2014 Rabi-ul-Sani/Jamadi-ul-Awwal Aman 1393 **Editor:** Ahmad Tahir Mirza

راہِ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں

مکرم ڈاکٹر سید طاہر احمد صاحب، کراچی

جنہیں 31راگست 2013ءکوراہِ مولیٰ میں قربان کردیا گیا۔

مکرم بشیر احمد کیانی صاحب، کراچی

جنہیں یکم نومبر 2013ءکوراہِ مولیٰ میں قربان کردیا گیا۔

مکرم ارسلان سرور صاحب، راولپنڈی

جنہیں 14رجنوری 2014ءکوراہِ مولیٰ میں قربان کردیا گیا۔